SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, February 2, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at six of the clock in the evening with Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ (پارہ ۲۴ سورہ المومن آیات ۶۲ - ۶۵)

ترجمہ :- شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔ اسی طرح وہ لوگ بھٹک رہے تھے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے خدا ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہیں۔

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, February 2, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at six of the clock in the evening with Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ (پارہ ۲۴ سورہ المومن آیات ۶۲ - ۶۵)

ترجمہ :- شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔ اسی طرح وہ لوگ بھٹک رہے تھے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے خدا ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہیں۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میاں محمد یٰسین خان وٹو نے درخواست کی ہے کہ بعض اہم مصروفیات کی بناء پر وہ ایوان میں حاضری سے قاصر رہیں گے اور ان کے سوالات جو آج کے لئے فکس ہیں وہ............

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I am sorry for interruption. He has sent the files to me if you . . . . .

Mr. Chairman: If you are in a position to answer, I shall be glad, but he had requested me that these should be postponed to the next rota day, and I was putting it to the House whether they agree to it. Then, we proceed with the questions.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Right.

QUESTIONS AND ANSWERS

FOREIGN LOANS

30. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the amount of foreign loans which will be paid by Pakistan, year-wise, from 1983 to 1985 and onwards during the next five years ; and

(b) the amount to be paid by Pakistan for the said period as interest and service charges on the said foreign loans ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) The requisite information is placed on the table of the House.

(b) The requisite information is placed on the table of the House.

STATEMENT SHOWING REPAYMENTS OF PRINCIPAL AND PAYMENT OF INTEREST DURING THE YEARS 1982-83 TO 1989-90

(a) Repayments of Principal :

Year	*Amount in $ Million*
1982-83	390
1983-84	453
1984-85	513
1985-86	558
1986-87	546
1987-88	550
1988-89	527
1989-90	521

(b) Payments of Interest :

1982-83	410
1983-84	439
1984-85	446
1985-86	427
1986-87	476
1987-88	467
1988-89	456
1989-90	457

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ سود کی ادائیگیاں کب تک ختم ہوں گی کیا سود کی لعنت کے ختم ہونے کا کوئی امکان ہے؟

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! یہ غیر ملکی قرضے ہیں اور غیر ممالک کے ساتھ بہت پرانے معاہدے ہوئے ہیں جب تک وہ معاہدے تکمیل پذیر نہیں ہوتے ہمارے لئے ممکن نہیں ہو

گا اور ویسے بھی مسلمان کی حیثیت سے معاہدے کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے جناب والا!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل کیسا مسلمان ہے کہ وہ ناجائز وعدے بھی کرے اور اس پر وہ اکتفا کرے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! یہ Islamization process سے بہت پہلے کے قرضے ہیں اس لئے اب غیر ملکی حکومتوں کو اسلامائزیشن سے واسطہ نہیں ہے۔ ان کے ساتھ تو ہمیں معاہدوں کی تکمیل کرنا ہی ہوگی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا یہ معاہدہ ۱۹۴۷ سے پہلے ہوا تھا؟

پروفیسر خورشید احمد: کیا اب سود پر قرضے لینے بند ہو گئے ہیں جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ اسلامائزیشن سے پہلے کے ہیں؟

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! جب مستقبل میں معاہدے ہوں گے تو یقیناً اسلامائزیشن کے نقطہ نظر سے ان پر غور کیا جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: سوال hypothetical نہیں ہے سوال بالکل exact ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ یہ قرضے اسلامائزیشن سے پہلے کے ہیں۔ کیا اسلامائزیشن کے بعد سود پر قرضہ جات لئے جانے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ بالکل positive سوال ہے اس کا جواب بھی positive دیں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! معزز رکن کو اس بات کا علم ہے کہ جب نواں آئینی ترمیمی بل زیر غور تھا تو اس میں یہ ساری چیزیں زیر غور آئیں کہ آئندہ کے جو مراحل ہیں ان کو کس طرح طے کیا جائے اور یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ کوئی کمیشن یا کمیٹی مقرر کی جائے جو اس کے متعلق غور و فکر کر کے کوئی جامع رپورٹ دے جس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال اب بھی unanswered ہے میں نے نویں ترمیم کے بارے میں کوئی بات نہیں کی' کمیشنوں کی بھی بات نہیں کی' اور کمیشن اس سے پہلے بہت بن چکے ہیں۔ رپورٹیں بھی موجود ہیں۔ بہت واضح رپورٹیں موجود ہیں سوال صرف وزیر موصوف کے جواب پر مبنی تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ قرضے اور سود اس دور سے متعلق ہیں جب کہ اسلامائزیشن شروع نہیں ہوا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ کا جواب یہ ہے تو مجھے بتایا

جائے کہ کیا جب سے اسلامائزیشن شروع ہوا ہے اس کے بعد آپ نے سود پر مبنی کوئی قرضہ نہیں لیا۔

جناب اقبال احمد خان: جناب اس کے لئے فریش نوٹس چاہئے میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: فریش نوٹس کے علاوہ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب تک اسلامائزیشن کا یہ پروسس آپ دونوں ایوان مکمل نہیں کر لیتے' اسلامائزیشن کے پروسس کے تحت آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کیا قوانین بنانا چاہتے ہیں جو کہ ملک و قانون کو قابل قبول ہوں اتنی دیر تک یہ معاملہ ان کے خیال کے مطابق جاری رہے گا۔

قاضی حسین احمد: پراسس کے مکمل ہونے میں کتنے decades لگیں گے؟

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں نے نویں ترمیم کا ذکر اس لئے کیا تھا کہ یہی وہ مسئلہ ہے جس سے ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔ اس کے بعد جو عمل ہو گا وہ عین قرآن و سنت کے مطابق ہی ہونا ہے اور ہماری پارلیمنٹ کے ایوانوں کے سامنے یہ سب موجود ہے۔ اور اس کی منظوری کے بعد انشا اللہ اس پر عمل در آمد بھی ہو گا اور پھر معزز اراکین کو اس بات کا علم ہے کہ شریعت کورٹ کا دائرہ کار بڑھ رہا ہے اور اگر حکومت کی طرف سے کہیں کوتاہی ہو گی تو شریعت کورٹ ان کو چیک کرنے کے لئے موجود ہو گی۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر' میری گزارش یہ ہے کہ جب متکلم خود موجود ہو تو میرا خیال ہے اس کی تفسیر کا حق اسے ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ میں اپنی بات کی تفسیر خود کروں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں چیئر کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ آپ دونوں کی تفسیر کریں۔ آپ کا بھی اور ان کا بھی' جو سوال پوچھنے والے ہیں ان کا بھی اور جو جواب دینے والے ہیں ان کا بھی۔ یہی چیئر کا فرض ہے۔ اگلا سوال' جناب میرداد خیل صاحب۔

PROFIT ON PLS ACCOUNTS

31. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to sate :

(a) whether it is a fact that the profit earned on the PLS accounts is higher than that distributed among the account holders ;

(b) the rate of interest on interest bearing savings accounts ; and

(c) the rates at which the profits were distributed among the PLS account holders during the last financial year ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) No.

(b) Under the interest based system, the rate of interest was being paid by the nationalised commercial banks to the savings accounts holders upto 30th June, 1985 at the rate of 7.5% per annum. From 1st July, 1985 all savings accounts have been converted into PLS savings accounts.

(c) Statement annexed.

Annex

STATEMENT SHOWING THE PLS RATES DECLARED FOR THE FINANCIAL YEAR ENDED 30TH JUNE, 1985 (IN PER CENT)

Bank	Savings		Notice Deposits 7 Days		30 Days		1 Year Deposits	
	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85
Allied Bank Ltd.	8.55	7.5	6.30	4.9	7.45	5.6	12.00	10.20
Habib Bank Ltd.	7.25	8.8	5.30	5.7	6.25	6.6	10.10	11.09
Muslim Commercial Bank	8.15	8.5	5.95	5.5	7.05	6.4	11.40	11.06
National Bank of Pakistan	9.00	8.5	6.60	5.5	7.80	6.4	12.60	11.05
United Bank Ltd.	7.10	8.0	5.20	5.7	6.15	6.0	9.90	10.09

Bank	2 Year Deposits		3 Year Deposits		4 Year Deposits		5 Year and above Deposits	
	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85	31-12-84	30-6-85
Allied Bank Ltd.	12.60	11.1	13.45	12.0	14.00	12.9	14.60	13.8
Habib Bank Ltd.	10.60	13.0	11.30	14.0	11.80	15.1	12.30	16.1
Muslim Commercial Bank	11.95	12.6	12.75	13.6	13.30	14.7	13.80	15.7
National Bank of Pakistan	13.20	12.6	14.10	13.6	14.70	14.6	15.30	15.6
United Bank Ltd.	10.40	11.9	11.10	12.9	11.60	13.9	12.05	14.8

جناب چیئرمین: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس میں بھی بہت سارے figures involve ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: تین چار لائنیں ہیں اگر پڑھ کر سنا دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ Annexure کون پڑھے گا؟

جناب اقبال احمد خان: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جب حکم ہوتا ہے تو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ پہلی دو لائنیں پڑھیں، سٹیٹ منٹ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ الف کا جواب "جی نہیں" ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی وہ پڑھ کر سناتے ہیں پھر آپ ضمنی سوال پوچھیں۔ خود ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پڑھ کر سنائیں۔

جناب اقبال احمد خان (الف) جی نہیں، اور (ب) بھی پڑھا ہوا داخلت......

جناب چیئرمین: (سی) پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اب ضمنی سوال پوچھئے۔

پروفیسر خورشید احمد دراصل میں متعلقہ وزیر کو جواب کے جزو (الف) پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

"Whether it is a fact that the profit earned on the PLS accounts is higher than that distributed among the account holders"?

جواب اس کا ہے "نو" میں یہ جاننا چاہونگا کہ کیا پی۔ ایل۔ ایس اکاؤنٹ پر جو آمدنی ہوئی ہے نہیں یہ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنک نے اس پر کوئی منافع کمایا ہے یا نہیں، یا فی الحقیقت بنک نے اپنے پاس سے کچھ دے کر لوگوں کو satisfy کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ جواب ambiguous ہے۔ واضح طور پر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پی۔ ایل۔ ایس اکاؤنٹ پر جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ اس حصے سے جو کہ دیا جاتا ہے اس سے زیادہ تھا کم تھا، یا اس کے برابر تھا؟ 'No' کا جواب تو بے معنی جواب ہے۔

سردار خضر حیات خان: ان کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جواب آیا ہی نہیں تو پڑھا ہوا کیا تصور کریں؟

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! یہاں یہ سوال کیا گیا تھا کہ کیا پی ایل ایس اکاؤنٹ پر جو انٹرسٹ ریٹرن ملتی ہے وہ انٹرسٹ سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، میرے خیال میں سوال کو غلط سمجھا گیا ہے۔

جناب اقبال احمد خان : سوال جناب یہ تھا:

"کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پی ایل ایس اکاؤنٹس پر دکھائی گئی منافع کی رقم اس رقم سے زیادہ ہوتی ہے جو ان کے کھاتہ داروں کو تقسیم کی جاتی ہے"

جناب یہ ہے سوال، اس کا جواب دیا گیا ہے جی نہیں، اب اس پر پروفیسر صاحب کا سوال یہ ہے یہ کیوں نہیں۔ یہی سوال ہے جو میں سمجھا ہوں۔

جناب چیئرمین : وہ ایک امر واقعہ پوچھنا چاہتے ہیں جو میرے خیال میں انگریزی میں زیادہ کلیر ہے۔

"Whether it is a fact that the profit earned on the PLS accounts is higher than that distributed among the account holders" ?

جو بنک کماتے ہیں وہ پرافٹ higher ہے than the amount which is distributed to the account holders.

یہ پوچھنا چاہتے ہیں اور اعتراض اس پر ہے۔ اس کا جواب نو، میں دیا گیا ہے جو ان کے خیال میں صحیح نہیں ہے۔ اگر مزید وضاحت چاہئے تو میرے خیال میں اسے دوبارہ دیکھ لیں۔

جناب اقبال احمد خان : میں دیکھنا چاہوں گا لیکن اس سوال میں کوئی ambiguity نہیں ہے۔ انہوں نے یہی سوال کیا ہے کہ :

"Whether it is a fact that the profit earned on the PLS accounts is higher than that distributed among the account holders" ?

اب ہم نے جواب دیا ہے "نہیں"۔

جناب چیئرمین : ذرا اس کی تشریح کر دیں کیوں "نہیں"۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میں آپ کو عرض کروں اگر اس کو آپ دخل در معقولات نہ سمجھیں۔ بنک جو ان پی ایل ایس اکاؤنٹ پر پرافٹ کماتے ہیں وہ اس اکاؤنٹ سے زیادہ ہوتے ہیں، جو کہ کھاتہ داروں کو تقسیم کئے جاتے ہیں کیونکہ بنک کو اپنے اخراجات بھی انہی پرافٹ سے پورے کرنے ہوتے ہیں۔ ایک یا آدھا پرسینٹ میرے خیال میں وہ اپنے لئے رکھتے ہیں کہ اپنے اخراجات پورے کریں۔ باقی پورے کا پورا منافع کھاتہ داروں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ پروفیسر صاحب کا مدعا یہی تھا۔

جناب اقبال احمد خان : درست ہے، میری عرض یہ ہے ان کا کہنا یہ ہے جتنا کماتے ہیں اس سے زیادہ

Whether it is a fact that the profit earned on the PLS is higher than that distributed ?

توہم نے کہا ہے 'نہیں'۔

Mr. Chairman : The amount earned by the bank is certainly higher than the amount which is distributed.

(*Interruptions*)

جناب اقبال احمد خان: جناب عرض یہ ہے کہ

Whether it is a fact that the profit earned on PLS accounts is higher than that distributed among the account holders ?

اگر یہ earn ہائر ہو تو پھر اس میں بنک کے اخراجات نکالے جا سکتے ہیں۔ یہاں distributed کا لفظ ہے۔

Mr. Chairman : I would accept ambiguity to the extent that the question should have been :

"Whether it is a fact that the profit earned by banks on PLS accounts is higher than that distributed by the banks among the account holders" ?

So, that would have made it clear, the word 'banks' is missing.

(*Interruptions*)

جناب اقبال احمد خان : یہ متعلق ہے۔ میں تو سوال کی روشنی میں عرض کر رہا تھا۔ چونکہ وہ سوال اس طریقے سے ہے۔ otherwise جس طرح آپ نے فرمایا ہے یہی پوزیشن ہے کہ بنک جب earn کرتا ہے تو اپنے اخراجات کے لئے کچھ اماؤنٹ رکھ کر باقی کھاتہ داروں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

قاضی حسین احمد: یہ سوال فنانس سے متعلق ہے۔ اور یہ قانونی طریقے سے اس کا جواب دے رہے ہیں۔ لاء کے بارے میں سوال نہیں ہے۔ آپ لاء منسٹر کی حیثیت سے جواب دے رہے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! قانون اور فنانس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جواب لاقانونی ہے۔

جناب اقبال احمد خان : لاقانونی نہیں ' سوال لاقانونی تھا۔ سوال کلیئر نہیں تھا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ میں نے وزیر قانون کے لئے نہیں لکھا تھا۔ بلکہ یہ میں نے ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے لئے لکھا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے خاطر خواہ جواب نہ مل سکا۔ میں اس بارے میں پھر سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین : آپ اپنے ضمنی سوال کو بدل دیں جو قانون کو سوٹ کرے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں کبھی خلاف قانون کام نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین : بہرحال اگلا سوال نمبر ۳۲۔

HEAD OFFICE, INCOME TAX DEPARTMENT QUETTA

32. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the reasons for establishing the head office of the Income Tax Department for the Quetta region at Hyderabad instead of at Quetta ?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): It is not correct to say that the head office of the Income Tax Department for the Quetta Region is at Hyderabad.

In Income Tax basic administrative unit is a circle. On an average, about 25 circles comprise a zone, headed by a Commissioner. Quetta has three circles. It is, therefore, included in Hyderabad zone which has 36 circles. Headquarters of the Commissioner of this zone is at Hyderabad.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ بلوچستان ایک صوبہ ہے اور اس میں کیا ایک الگ زون نہیں بن سکتا؟

جناب اقبال احمد خان : جناب جیسے سوال میں عرض کیا گیا ہے کہ پچیس سرکل ہوں تو

پھر ایک زون بنتا ہے اور بلوچستان میں صرف تین سرکل ہیں جو تینوں کوئٹہ میں ہیں اس لئے ممکن نہیں ہے کہ ان کا الگ کمشنر مقرر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اگر بلوچستان وہاں انکم ٹیکس زیادہ دینے لگے تو پھر سرکل بھی وہاں پہنچ جائے گا' اور ضمنی سوال کوئی نہیں۔ اگلا سوال' جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

PLOTS ALLOTTED BY CHAIRMAN CDA WITHHELD BY P.M.

33. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Prime Minister ordered to withhold the allotment of those plots, which were allotted by the Chairman, CDA from his own discretionary quota after the 23rd March this year ;

(b) if so, the number of these plots ; and

(c) whether it is also a fact that some houses had been constructed on the said allotted plots and completion certificates in these cases are not being issued ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (Answered by Mr. Zain Noorani) (a) Yes.

(b) The number of such plots is ninety four (94) out of which 87 are residential and 7 commercial plots.

(c) CDA is not aware of any house having been completed as no request for completion certificate has so far been received.

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ وزیر اعظم صاحب نے ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کیوں روک دی تھی؟

Mr. Zain Noorani : Sir, there was a lot of criticism in the National Assembly from the members and,probably, from the Senate also. As a result there of, on the floor of the National assembly, the

[Mr. Zain Noorani]

then Finance Minister, who was looking after this, gave an assurance to the House that the steps would be taken to see that discretionary allotments are stopped and a new policy is formulated. On the basis of this, the Prime Minister stopped further allotments and cancelled the previous ones and also directed that no further formalities for those plots which had been allotted should be completed.

جناب چیئرمین: شکریہ ' جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اگر چیئرمین صاحب نے الاٹمنٹ ان پلاٹوں کی غلط کی تھی تو ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی؟

Mr. Zain Noorani : Sir, I do not know whether he made them wrong or right, but there was a lot of criticism from the members, as I said. As far as the propriety is concerned, the Chairman was within his powers to allot those plots. It was a matter of discretion to whom he would give and to whom he would not give, but keeping in mind the sentiments and wishes of the members of both the Houses the Prime Minister took the stand.

قاضی حسین احمد: کیا وزیر متعلقہ یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کو سیاسی رشوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا؟

Mr. Zain Noorani : Sir, this Government does not believe in "*Siasi Rishwat*" May be some other people from some other parties, who may have participated in some other Government may believe it.

جناب چیئرمین: شکریہ۔

پروفیسر خورشید احمد: جب یہ مسئلہ پہلے زیر بحث آیا ہے اس وقت یہ اعادہ بھی کیا گیا تھا کہ جو پلاٹس دیئے جا چکے ہیں ان کے بارے میں بھی انکوائری ہوگی کہ وہ صحیح دیئے گئے ہیں یا نہیں ' کیا اس سلسلے میں کوئی اقدام کیا گیا ہے؟

Mr. Chairman : What I understood from the answer given by Mr. Zain Noorani was that there was no impropriety involved on the part of the Chairman CDA, but I think he can elaborate this.

Mr. Zain Noorani : Sir, so far nobody has claimed or proved that there was any impropriety as you have so rightly said. When discretionary powers is given to anyone, it is that individual person's

choice whether he gives to "A" or to "B". People felt that injustice has been done, some favouritism has been shown so on and so forth. So the best way out was to cancel all the plots that have been allotted and that has been done.

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب اس کا Proper طریقہ کیا ہو گا کہ آپ کس قسم کی الاٹمنٹ کریں گے اور کیا اصول ہوں گے؟

جناب زین نورانی: سرپراپر طریقہ تو یہ ہو گا کہ اس سوال کے ساتھ لسٹ مانگی جاتی جو پلاٹ دیئے گئے تھے اس کے بعد اگر اس میں کوئی غلط کام کیا گیا تھا تو پھر point out کیا جاتا تو وہ انکوائری کی جاتی۔

Without knowing to whom they were allotted, without knowing whether there was any irregularity or not, merely to demand an enquiry against an officer is not something very fair.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کو بتاؤں کہ جو پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے الاٹیوں میں سے کئی نے ان میں سے فروخت بھی کر دیئے پیسے بھی لے لئے اور جن کو بیچے وہ بیچارے اب رو رہے ہیں کہ ان کے پلاٹوں کی الاٹمنٹ وزیر اعظم صاحب نے روک دی ہے کیا ایسے cases میں وہ کوئی انکوائری کرنے کی زحمت کریں گے؟

Mr. Zain Noorani: Sir. you cannot have your cake and have it at the same time. that is all I can say.

مولانا کوثر نیازی: جناب اس شعر کی تھوڑی سی تشریح فرمادیں۔

Mr. Zain Noorani: This was not a verse, but an idiom. What I mean is that if the elected members complained against the allotment, naturally we will have cancelled the allotment, now you cannot uphold some and cancel the rest.

قاضی عبداللطیف: جس طریقے سے ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے صحیح تقسیم کئے تھے تو پھر اس کے بعد ان کو کینسل کرنا، کیا ان کی حق تلفی نہیں ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ انہوں نے صحیح تقسیم کئے تھے انہوں نے کہا کہ ان میں کوئی قانونی سقم نہیں تھا بظاہر..........

Mr. Zain Noorani: Sir. there was no legal flaw in the allotment.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۳۴ جناب فرید اللہ خان صاحب۔

QUOTA FOR FATA IN BANKS

34. ***Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the special quota reserved for FATA in banks ; if no quota has been fixed, the reasons therefor ; and

(b) whether it is a fact that the Government is not ensuring the observance of the special quota fixed for FATA in the recruitment of officers and other officials in the Government banks ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) The quota fixed for northern areas and Federally Administered Tribal Areas (FATA) is 4 per cent.

(b) The nationalised commercial banks observe the provincial/regional quota as prescribed by the Government while making direct recruitment.

ملک فرید اللہ خان: سپلیمنٹری سر، شمالی علاقہ جات کو نکال کر فاٹا کا کوٹہ کتنا ہے؟

جناب اقبال احمد خان: فاٹا اور شمالی علاقہ جات کا کمبائنڈ کوٹہ چار فی صد ہے میرے پاس اس وقت علیحدہ تفصیل نہیں ہے یہ اکٹھا ہی consider کیا جاتا ہے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب چیئرمین! ۱۹۸۵ کے دوران جتنی بھی بنک میں تقرریاں کی گئی ہیں کیا ان میں سے کسی ایک فرد کو بھرتی کیا گیا ہے؟

جناب اقبال احمد خان: جناب تفصیل میرے پاس اس وقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے فریش نوٹس چاہئے۔ اگلا سوال ملک فرید اللہ خان۔

IMPORT PERMITS FOR FATA

35. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the past Government reserved a part of import permits for FATA ;

(b) the reason for the cancellation of that reserved quota; and

(c) whether the Government now intends to restore the fixed quota for the tribal area ?

Prince Mohyuddin Baluch: (a) No.

(b) In view of (a) above the question does not arise.

(c) No such proposal is under consideration.

ملک فرید اللہ خان: سپلیمنٹری سر۔ گذشتہ حکومتوں نے فاٹا کے لئے مخصوص کوٹہ رکھا تھا امپورٹ لائسنسوں کے لئے اور انہوں نے یہ لکھا ہے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یعنی میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ گذشتہ حکومت میں کوئی کوٹہ تھا یا نہیں؟

پرنس محی الدین بلوچ: جناب گزارش یہ ہے کہ گذشتہ حکومت یعنی مارشل لاء کی حکومت کے دوران یا اس سے پہلی حکومت کے دوران اس قسم کا کوئی کوٹہ نہیں تھا۔ جواب انہوں نے دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: Part-A کا جواب 'No' ہے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب یہ کوٹہ فاٹا کا انہوں نے شاید اپنے آفس سے پوچھا نہیں ہو گا یہ امپورٹ پرمٹ تمام قبائیلیوں کو ملتے رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جی وہ کوٹہ تھا ہی نہیں ذرا اس کی وضاحت کریں گے یہ تو گذشتہ ۱۹۴۷ سے پروسیجر چلا آرہا ہے۔

پرنس محی الدین بلوچ: اگر اجازت ہو تو میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

Actually Sir, perior to 1972, licences used to be issued to commercial importers on the basis of categories held by them for different items and to industrial consumers on the basis of assessment made by the Director of Industries. Newcomers were not eligible for registration or licences. Licences under loans, barters and credits used to be issued according to the availability of funds. During this period, individuals, belonging to tribal areas used to be granted special permission by the Federal Government to obtain import licences in relaxation to the provisions of the import policy. Mostly those items were allowed to be imported, licence for which would be obtained

[Prince Mohyuddin Baluch]

ordinarily only be established importers holding categories for the items involved. However, in 1972, all categories and entitlements were done away with, export bonus scheme was abolished and all Pakistani nationals were allowed to obtain registration and licence according to their requirements. Under this new system, import policy was liberalised and the need for issuance of special lincence of special licences to any individual including those from tribal areas also came to an end.

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ مولانا کوثر نیازی صاحب۔

FOREIGN EXCHANGE FOR PAKISTANIS VISITING INDIA

36. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total amount of foreign exchange allowed to Pakistanis when visiting India ;

(b) whether the said amount is sufficient to meet the boarding and lodging expenses within the amount in question ; and

(c) if answer to (b) above be in the negative, the action proposed to be taken in this behalf ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) The following are the categories in which foreign exchange is allowed to Pakistanis while visiting India :–

(i) US $ 25 per head (irrespective of age) are allowed to Pakistanis on each visit to India.

(ii) Pakistani Zaireen sponsored by the Ministry of Religious Affairs to visit Muslim Shrines in India are allowed to draw foreign exchange at the rate of US $ 10 per head per day.

(iii) Pakistani tourists proceeding to India under "Group Tourism Scheme" are allowed US $ 230 plus normal exchange quota of $ 25 *i.e.* $ 255.

(iv) Pakistanis proceeding to India for business purposes are released foreign exchange at the rate of US $ 40 per day subject to a maximum of US $ 1,200 per person.

(b) The amount is considered sufficient since the Government has received no representation against the rates prescribed above.

(c) not applicable in view of the answer to (b) above.

جناب چیئرمین ضمنی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی : کیا وزیر صاحب جانتے ہیں کہ چونکہ بھارت جانے والوں کو پچیس ڈالر ملتے ہیں، تو وہ اپنے ساتھ پاکستانی روپیہ بھی بہت سا لے جاتے ہیں، اور اس طرح وہ اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! اس کا فیصلہ کرتے وقت یہ جائزہ لیا گیا کہ اکثر و بیشتر پاکستانی جو بھارت جاتے ہیں ان کے عزیز و اقارب وہاں ہوتے ہیں اس لئے ان کو وہاں رہائش، قیام وطعام کیلئے کسی اخراجات کی ضرورت نہیں ہوتی اور آج تک کسی طرف سے یہ شکایت موصول نہیں ہوئی۔ جہاں تک ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ پاکستانی کرنسی لے جاتے ہیں اس کی ہر طرح، جانے سے پہلے چیکنگ ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ کہیں یہ گزر بھی جاتے ہوں لیکن عام طور پر سختی کے ساتھ چیکنگ ہوتی ہے اور کسی کو قانون کے خلاف پاکستان سے زر مبادلہ لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

مولانا کوثر نیازی : جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ چونکہ وہاں ان کے اعزا و اقربا ہیں اس لئے ان کو پچیس ڈالر دیئے جاتے ہیں۔ یو کے میں بھی لاکھوں پاکستانی آباد ہیں اور وہاں بھی ان کے اعزا و اقربا ہیں لیکن وہاں زر مبادلہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ صرف انڈیا میں پاکستانی کرنسی سمگل کرنے کا دروازہ کیوں کھول دیا گیا ہے۔ صرف پچیس ڈالر جانے والے کو دیئے جاتے ہیں، جنہیں وہ نہ اوڑھ سکتے ہیں نہ بچھا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر انصاف صاحب!

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! میں پہلے گزارش کر چکا ہوں اور اسی سوال (ب) کے ضمن میں یہ عرض کی ہے کہ اگر کوئی شکایت ہوتی تو یقیناً representation آتیں اور یقیناً حکومت اس پر غور کرتی۔ اس قسم کی کوئی شکایت ہمیں نہیں ملی۔ مفروضے پر تو بات نہیں ہو سکتی۔

مولانا کوثر نیازی : اگر میں یہ عرض کروں کہ مجھے ہندوستان جانے والے بیسیوں پاکستانیوں نے یہ کہا ہے کہ میں یہ بات پیش کروں کہ اس طرح پاکستانی روپیہ سمگل ہوتا ہے اور

[Maulana Kausar Niazi]

یہ جو زر مبادلہ دیا جاتا ہے' ظاہر ہے پچیس ڈالر' ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو کیا وزیر صاحب اس پر ہمدردانہ غور فرمانے کے لئے تیار ہیں کہ وہ اپنے دوسرے colleague وزیر سے یہ سفارش کریں کہ اس کی مقدار بڑھا دی جائے؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر انصاف صاحب۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ "ب" جواب ہے، ہی اس ضمن کا جس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اس قسم کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اس کا مطلب یہی ہے کہ جب شکایت موصول ہو گی تو یقیناً اس پر غور کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب نے جو فرمایا ہے اس کا نوٹس لیا جائے گا۔

جناب اقبال احمد خان: میں ان کا ارشاد متعلقہ وزیر کو پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال سید عباس شاہ!

مولانا کوثر نیازی: نہیں جناب اگلا سوال میرا ہے۔ ۳۷

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۳۷ سید عباس شاہ کا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: نہیں جناب سوال نمبر ۳۷ میرا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سوال اوریجنل تو سید عباس شاہ کا ہے وہ چونکہ موجود نہیں ہیں اس لئے آپ ہی اس کو اپنا لیں۔ اس طرح دونوں کا کام ہو جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی: یہ جناب آپ کی دستاویزات کے مطابق چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بھی ہماری دستاویزات ہیں جو ہمیں پہنچائی گئی ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: آپ نے جو مطبوعہ سوالنامہ ہمیں بھیجا ہے اس میں میرا ہی نام ہے۔

جناب چیئرمین: یہ صحیح ہے۔ اردو میں غالباً کچھ غلطی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: بہر حال اردو بیچاری کی کوئی حیثیت ہے ہی نہیں ظاہر ہے۔

EXPORT ACTION GROUP

37. ***Syed Abbas Shah (Put by Maulana Kausar Niazi) :** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether an Export Action Group has been set up, as indicated in the Import and Export Policy of 1985-86 ;

(b) if so, whether a charter of functions has been prepared for the said Group; and

(c) whether the said charter will be placed before the Standing Committee of the Senate for Commerce ?

Prince Mohyuddin Baluch : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The said charter will be placed before the Standing ommittee if the Committee so desires.

مولانا کوثر نیازی: کیا جناب والا! وزیر صاحب یہ خواہش نہیں کریں گے کہ اسے قائمہ کمیٹی کے سامنے لائیں۔ قائمہ کمیٹی ہی خواہش کرے؟

پرنس محی الدین بلوچ: جناب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: آپ خواہش فرمائیں گے نا کہ اسے قائمہ کمیٹی کے سامنے لایا جائے؟

Prince Mohyuddin Baluch : It is according to the rules of the Senate.

جناب چیئرمین: قائمہ کمیٹی کا چیئرمین کوئی اور ہوتا ہے۔ اس لئے غالباً وہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہتے ہیں تو ہم پیش کرلیں گے آپ کو اعتراض تو نہیں ہے وہ یہی پوچھ رہے ہیں؟

پرنس محی الدین بلوچ: کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ وہ بھی سید عباس شاہ کا ہے۔

Anybody prepared to ask on his behalf ?

CDA Chairman

38. ***Syed Abbas Shah (Put by an honourable Member) :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the present Chairman, CDA, will retire sometime in March this year ;

[Syed Abbas Shah]

(b) whether any one from the CDA services was ever promoted as Chairman of the CDA in the past ; and

(c) if answer to (b) above be in the negative, whether there is any proposal under the consideration of Government to promote any one from amongst the employees of the CDA to the office of Chairman ?

Minister Incharge of the Cabinet Division (Answered by Mr. Zain Noorani) : (a) No. The tenure of the present Chairman, CDA is due to expire on 1st May, 1986.

(b) No.

(c) There is no such proposal under consideration as yet. However, there is no bar to the appointment of a CDA employee as Chairman, CDA.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ضمنی سوال، مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب وہاں سی ڈی اے بورڈ میں بہت سے ڈائریکٹر ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ باہر سے کسی افسر کو لانے کی بجائے انہی میں سے کسی کو اس عہدے پر فائز کیا جائے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ اس پر کوئی بندش نہیں ہے انہیں بھی کنسیڈر کیا جا سکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: کیا تو جا سکتا ہے جناب، لیکن کیا وہ اسے پروپوز کر رہے ہیں کیا وہ اس پر غور فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: اس طرح سے سوال نہیں کئے جاتے۔ یہ طریقہ رولز کے خلاف ہے۔ گورنمنٹ سے اس طرح کی commitment سوالات کے ذریعے حاصل کرنا رولز کے خلاف ہے۔ اگلا سوال نمبر ۳۹۔

ACTIVITIES OF THE CHAIRMAN, C.L.A. IN U.S.A

39. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel):** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether Government has information that the Chairman, Corporate Law Authority has been buying and selling shares, bonds and securities on the New York Stock Exchange in USA, for himself and others ;

(b) If so, whether the foreign exchange regulations of our country have thus not been contravened and the action that Government proposes to take in this behalf ;

(c) since how long has the present Chairman been holding the said post ; and

(d) whether Government has received any complaint about the threatening and abusive language used by the said Chairman in dealing with Pakistani businessmen in the past ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) The Government has no such information.

(b) Not applicable as reply to (a) is in the negative.

(c) The Chairman has been holding this post since 1st January, 1981.

(d) The Government has not received any such complaint.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال نہیں ہے اگلا سوال ' جناب محمد طارق چودھری صاحب۔

EMOLUMENTS OF CHAIRMAN, C.L.A.

40. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel):** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total amount of salary, allowances, emoluments, perks and privileges admissible to the Chairman, Corporate Law Authority ;

(b) the name of the firm in which he worked before being appointed as Chairman of the Corporation Law Authority ;

[Mr. Mohammad Tariq Chaudhary]

(c) whether he has given any work to this firm during his tenure as Chairman, if so, the total amount paid to the said firm ;

(d) the work done by the said firm for C.L.A. indicating also whether any other firms are able or qualified to undertake this work ;

(e) the number of days that the said Chairman spent out of the country during his tenure of office so far ; and

(f) the total amount of money paid by the Government for his hotel bills, air tickets, travelling charges and other expenses during this said period ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan) : (a) The Chairman, Corporate Law Authority is entitled to the following salary, allowances etc :–

(i) Pay : Rs. 7,900 p.m.
(ii) House Rent allowance : Rs. 5,000 p.m.
(iii) Entertainment allowance : Rs 650 p.m.
(iv) Gas, Electricity and Water charges : Rs. 500 p.m.
(v) Free chauffeur-driven car for official and private use. Consumption not exceeding 500 litres petrol per month.
(vi) C.P.F. 8/1-3% of pay.
(vii) Gratuity—one month's pay for each calendar year of service.
(viii) Free medical treatment for self and family including dental care and maternity for first two children.
(ix) Free telephone at residence excluding personal calls.
(x) Two airconditioners and one refrigerator.
(xi) House orderly.
(xii) Daily allowance during duty out of headquarters ; as admissible to a civil servant of the highest grade.

(b) A.F. Ferguson and Co., Chartered Accountants.

(c) Investigation into the affairs of a certain company was given to a partner of A.F. Ferguson and Co., on an honourary basis and an *ex*-partner on payment of Rs. 19,596 as fees and expenses.

(d) A report on the affairs of that company was submitted by the said firm. Other such firms are able to carry out this type of work and have performed the similar work for Corporate Law Authority.

(e) 165 days.

(f) Rs. 10,49,158.

قاضی حسین احمد : اس سوال کا پس منظر زیادہ معلوم نہیں ہے لیکن یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے اس میں جو جزو "الف" ہے اس کا انہوں نے جواب دیا ہے۔ دس لاکھ انچاس ہزار ایک سو اٹھاون روپے تو ایک افسر کے ہوائی سفر اور ہوٹل کے بلوں پر یہ رقم کیا بہت زیادہ نہیں ہے؟

جناب اقبال احمد خان: یہ جناب ۵ سال کے عرصے میں ہے یہ ایک مہینے یا ایک سال کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : آنے جانے کا صرف ٹکٹ ہی میرے خیال میں ۵۰/۶۰ ہزار کے قریب ہوتا ہے۔ اگلا سوال

ACT PASSED UNDER ARTICLE 165-A OF THE CONSTITUTION

41. ***Mr. Ahmed Mian Soomro :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether any Act has been passed by the Parliament under the authority of Article 165-A of the Constitution ; and

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the title of the Act so passed and the Provincial Governments and corporations/bodies, to which it applies and from what date ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) No.

(b) Does not arise.

Mr. Ahmed Mian Soomro : So, then how are the provinces being subjected to income tax if no law has been passed ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, powers of Majlis-e-Shoora to impose tax on certain. . . . (interruption)

Mr. Chairman: I think, sorry to interrupt you, but your question would arise under question 42 and not under 41. So, I think, let him answer 42 also then you can ask this question. It is relevant to 42 and not 41.

INCOME TAX

42. ***Mr. Ahmed Mian Soomro:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that, prior to insertion of Article 165-A in the Constitution the provinces or corporations/bodies run by the Provincial Governments were subjected to levy of income tax;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the details of the provinces and their corporations subjected to income tax;

(c) whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan in a write petition CBR Vs SITE, Karachi set aside the assessment of income tax assessed in respect of SITE; and

(d) if answeer to (c) above be in the affirmative, the reasons for levying income tax on Provincial institutions, in contravention of the decision of the Supreme court?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan): (a) Yes.

(b) Information about individual cases is as per annexed list.

(c) Yes, but before the insertion of Article 165-A in the Constitution.

(d) No tax has been levied in contravention of the decision of the Supreme Court.

S. No.	Name of Corporations
1	2
1.	Karachi Transport Corporation.
2.	Messrs Sarhad Development Authority, Peshawar.
3.	Messrs N.W.F.P., Forest Development Corporation, Peshawar.
4.	Messrs Chitral Mining Company Limited Project Sarhad Development Authority, Peshawar.
5.	Messrs Haripur Rosein and Turpentine Factory Limited, Haripur a Project of Forest Development Corporation, Peshawar.
6.	Messrs Rahwali Sugar Mills, Rahwali.
7.	Messrs Punjab Industrial Development Board Limited, Lahore.
8.	Messrs Punjab Small Industries Corporation Limited, Lahore.
9.	Messrs Punjab Urban Transport Corporation Limited, Lahore.
10.	Messrs Punjab Mineral Development Corporation Limited, Lahore.
11.	Messrs Punjab Text Book Board Limited, Lahore.
12.	Sind Industrial Trading Estate Limited, Karachi.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, he has shown the list of Provinces where they are levying income tax, but in the previous answer he says, "no law has been passed under 165-A, authorizing the Government in this behalf, then how are they levying such income tax on the Provinces?

جناب اقبال احمد خان: جناب یہ سوال بالکل مختلف ہے اس سے ان کا سوال ہی یہ ہے کہ:

"Whether it is a fact that, prior to insertion of Article 165-A in the Constitution the Provinces or Corporations/Bodies run by the Provincial Governments were subjected to levy of Income Tax."

تو اس سوال کے جواب میں ہے جناب لسٹ ہم نے دے دی ہے یہ اس سے پرائر کا ہے ۱۶۵ اے کے insertion سے پہلے کی انفارمیشن انہوں نے مانگی ہے۔

Mr. Chairman: What the honourable Member, as far as I understand, wants to know is the rationale and genesis of the insertion of Article 165-A in the Constitution. I think this is.....

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, in consequence of 165-A, whether they have passed any Act authorizing...

Mr. Chairman: What he has said that no.........

جناب اقبال احمد خان: میں نے تو جناب یہ عرض کیا ہے کہ اس سوال نمبر ۲۴ میں یہ سوال نہیں ہے۔ اس میں تو ان کا سوال ہی مختلف ہے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ:

> "Whether it is a fact that, prior to the insertion of Article 165-A in the Constitution the Provinces or corporations/bodies run by the Provincial Governments were subjected to levy of Income Tax."

(اے) کا جواب ہم نے جناب یہ دیا ہے۔

Mr. Chairman: But this is what he wants to know.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I want to know, are you now levying an income tax after this?

Mr. Chairman: Under what authority, I think, this is, his question.

جناب اقبال احمد خان: جناب اس کی انفارمیشن اس وقت تو میرے پاس نہیں ہے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: He wants fresh notice or he will reply to it later on, Sir.

Mr. Chairman: Fresh notice, I think, you formulate the question.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Are they taxing the Provincial bodies for income tax after the insertion of this 165-A?

Mr. Chairman: I think your question was that if before the insertion of Article 165-A, Provinces or Provincial Corporations were

subjected to income tax, under what authority was that income tax being levied. And to that, actually, the honourable Minister says that he would reply either later on, if he has understood the question, or you give a fresh notice.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, What I now, request, through you, Sir, that since he has replied that no Act has been passed after insertion of 165-A, whether after insertion of 165-A, they are levying Income Tax on any Provincial body?

جناب اقبال احمد خان : جناب میں نے یہی گزارش کی تھی کہ ۴۲ میں انہوں نے یہ سوال تو نہیں کیا ہوا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is related to 41, Sir.

جناب اقبال احمد خان : نہیں نہیں جناب ۴۱ تو گزر چکا ہے اب آپ ۴۲ میں ہیں اور ۴۲ میں جو سوال ہے اس کے متعلق ہی آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں 41 has passed. جو اس سے پہلے سوال تھا اس پر تو آپ ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔

جناب احمد میاں سومرو : ذرا ٹھنڈے ہو جاؤ۔

جناب اقبال احمد خان : نہیں نہیں غصے کی بات نہیں ہے۔ ۴۲ میں جو سوال ہے اس سے جو ضمنی سوال پیدا ہو گا وہی آپ پوچھ سکتے ہیں رولز تو یہی ہیں۔

Mr. Chairman: May I refer the honourable Member to the text of Article 165-A. It starts by saying:

> "For the removal of doubt it is hereby declared that Majlis-e-Shoora has, and shall be deemed always to have, had the power to make a law to provide for the levy and recovery of income tax etc. etc."

Now, this Article has been inserted, apparently reading the plain language of the Article, by way of abundant caution, otherwise it implies that the Government and the Income Tax Authorities, has the power under the Income Tax Law, as passed by the Parliament, to subject these corporations to income tax.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I asked,'Is there any law for it'? He said,'no'.

Mr. Chairman : The old law is there, under the old law, Provincial organizations of this type were subjected to Income Tax.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Under what Authority, Sir ?

Mr. Chairman : The income tax law itself.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But that law does not exist now.

Mr. Chairman : It does exist.

Mr. Ahmed Mian Soomro : The new income tax law has come into effect, Sir.

Mr. Chairman : Even the new lincome tax law is the same, actually.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Under Article 165-A, they have to pass a law to authorise them to levy income tax.

Mr. Chairman: This is for the removal of doubt, they are making the statement under Article 165-A. I think, the Minister for Justice can explain it better but this is what I read the plain meaning of this article. Any how, if the honourable Minister would kindly make a note of what the honourable Senator is saying, he can reply it on the next rota day.

جناب اقبال احمد خان: جناب میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا لیکن معزز رکن مجھ سے بہتر وکیل ہیں وہ جانتے ہیں کہ ۱۶۵ (اے) تو صرف Removal of doubts کے متعلق آرٹیکل ہے۔ اس سے یہ کہاں مطلب نکلتا ہے کہ پچھلے سارے قوانین جو ہیں وہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ وہ قوانین موجود ہیں اور ان میں کوئی ترمیم ہوتی ہے تو وہ بھی اسی پچھلے قانون کا حصہ ہی تصور ہوتی ہے یا اسی کی جگہ جو نیا قانون بنتا ہے وہ بھی وہی تصور ہوتا ہے یہ تو صرف abundant caution کے طور پر clarification کی گئی ہے۔

Mr. Chairman : I think, It has certain other background also, if you would kindly explain it to the House, they would be satisfied.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is almost for abundant caution, that means, they had already power to levy income tax.

Mr. Chairman: If I recall the exact 'شان نزول' of this Article, it was that one of the courts in the country had given a judgement that the Federal Government has no power to levy income tax on these corporations. Now, this was a debatable point, it was doubtful. In order to clarify that doubt, this Article was brought and incorporated in the Constitution and that is why he starts by saying for the removal of any doubt' that whatever has been done, was being done and will be done in future is all under the law and is legal and valid.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But this is not with retrospective effect, Sir,

Mr. Chairman : I think, this is what I have been requesting you.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Thank you, Sir. The department of Income Tax was of the view that income of corporations, (companies or autonomous bodies controlled by the Provincial Government was taxable even prior to the insertion of Article 165-A. This view was Challenged by some corporations. SITE was one of them. The Supreme Court held that the view of the Department of Income Tax was not correct and it had to be seen before deciding upon the taxability of Government controlled corporation, as to what job the corporation was performing. In case it was discharging the functions of the Government, its income was, the income of the Provincial Government and thus not taxable. Then Sir, since this decision of the Supreme Court was not in accordance with the intention of the legislature which introduced Article 165-A in the Constitution. The said Aritcle is of a clarifying nature and it lays down that the Parliament shall have, and shall be deemed always to have had the powers to make a law to provide for the levy and recovery of a tax on the income of a corporation owned or controlled, either directly or indirectly, by the Federal Government or a Provincial Government regardless of the ultimate destination of such income. It also validated all previous actions in this regard, through Sub-Article 2 of Article 165 (A). Similarly, under sub-Article 3, previous decisions of the courts which were repugnant to the provisions of Article 165(A)(1) & (2) were declared to be null and void. It was, after the introduction of Article 165 (a) that proceedings to tax at the income of SITE was started afresh. A writ is pending in the Sind High Court against this action.

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

In view of the forementioned position, it would be observed that no contravention of any decision of the Supreme Court is involved.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Whether the decision of the Supreme Court was null and void ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: By a law, it can be. The position is that the legislature can make a law nullifying the facts of the judgement of any court. This is the power of the legislature.

Mr. Chairman : Correct.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Legislature can not hold any decision of the Supreme Court to be null and void.

Mr. Chairman: This is what the honourable Minister is saying that by law, they can deem or they can cancel or they can nullify the order of any court.

Mr. Wasim Sajjad : Will the Minister for Justice agree that Income Tax Ordinance of 1979 was not passed by the Majlis-e-Shoora (Parliament) and, therefore, Article165 (A) would have no application ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : The Article 270 (A) of the Constitution itself gives validation to such laws which were passed before Majlis came into being, during the Martial Law days.

Mr. Chairman : At any rate, I think, if anybody is in doubt, Article 199 is there and you can approach a court to question the validity of an income tax levied by any authority or any corporation.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I have already submitted that a writ is pending in the Sind High Court.

(Interruptions)

Mr. Iqbal Ahmed Khan : So, there can be another writ also.

Mr. Chairman : I think, Article 199 clearly says:

"declaring that any act done or proceeding taken within the territorial jurisdiction of the court by a person performing functions in connection with the affairs of the Federation, a Province or a local authority has been done or taken without lawful authority and is of no legal effect":

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, according to the reply given by the honourable Minister for Justice, Article 199 gives powers to the courts; to declare an interpretion according to which he has already said that the Supreme Court judgement is null and void. Now, whether Article 199 is relevant, or Article 165?

Mr. Chairman : I think, he has been mis-understood. You said that the judgement was null and void. He says that this law would make it null and void. I think, that is the difference.

Prof. Khurshid Sahib!

Prof. Khurshid Ahmed : Would it be correct to say in reply to sub-section (d) that no tax has been levied in contravention of the decision of the Supreme Court or declare the decision of the Supreme Court null and void or make it ineffective ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Before making a law, one cannot dare to by pass the judgement of the Supreme Court. My submission was only that the law was made just only to give validity to the facts of the judgement of the Supreme Court, which thé legislators always had that power. Even tomorrow, this legislature can make any law which nullifies the decision of any court. This is the supremacy of the Parliament.

Mr. Chairman : Thank you. اگلا سوال۔

FOREIGN TRADE

43. ***Syed Abbas Shah (Put by Mr. Aman-i-Room) :** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a major part of Pakistan's foreign trade is going to be handed over to a few selected multinational trading companies;

[Syed Abbas Shah]

(b) what is the motivation for such counter trade and whether it is being maintained in consultation with the FPCCI ; and

(c) whether it is also a fact that the import bill is likely to increase by 10 to 15% due to the monoply which few multinational companies will acquire on Pakistan's imports as a result of such trade ?

Prince Mohyuddin Baluch (Answered by Syed Tasnim Nawaz Gardezi) : (a) No.

(b) Counter trade mechanism is being adopted as an instrument to achieve the following objectives in foreign trade of Pakistan :-

(i) To achieve additionality in exports ;

(ii) To counter increasing protectionism in foreign markets ;

(iii) To conserve cash foreign exchange expenditure on imports ; and

(iv) To penetrate into new markets through the expertise and trading network of multinationals.

Objectives to be achieved and strategies adopted are in consonance with the considered thinking of F.P.C.C.I.

(c) No, because the trade could be on price competitive basis.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ؟ کوئی نہیں اگلا سوال۔

INVESTMENTS TARGETS FOR 1984-85

44. ***Qazi Hussain Ahmad :** Will the Minister for Finance and economic Affairs be pleased to state:

(a) the target of investment fixed in the Annual Plan of 1984-85 in the engineering goods sector;

(b) whether this target has been achieved ; and

(c) if answer to (b) above be in the negative, the extent of shortfall in the said target and the measures under the consideration of the Government, if any, to make good the shortfall?

Minister for Planning and Development (Answered by Mr. Iqbal Ahmad Khan) : (i) Investment targets in engineering goods sub-sectors are not separately documented in the Annual Plan for 1984-85.

(ii) The total investment for industry in 1984-85 in the private sector was divided between large scale and small scale industry. For large scale industry Rs. 6.83 billion and for small scale industry Rs. 1.91 billion were fixed. In the public sector provision of Rs. 10 million was made for Heavy Electrical Complex in ADP for 1984-85.

Since there was no separate target for investment for engineering goods sub-sectors, therefore, the question of any comparative shortfall and measures to overcome it did not arise.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال؟

قاضی حسین احمد: پہلا ضمنی سوال یہ ہے، کیا یہ منصوبہ بندی کی خامی نہیں ہے کہ انجینئرنگ جیسے اہم شعبے کے لئے کوئی ہدف مقرر نہیں کیا گیا؟

جناب اقبال احمد خان : یہ ۸۵- ۱۹۸۴ء کی بات ہے۔ آئندہ اس کا دھیان رکھا جائے گا۔

قاضی حسین احمد: دوسرا ضمنی سوال یہ ہے۔ جو ہدف ۶۶۳۸ بلین کا لارج اسکیل انڈسٹری کے لئے اور ۱۶۹۱ بلین کا سمال اسکیل انڈسٹری کے لئے مقرر کیا گیا تھا کیا یہ حاصل کر لیا گیا ہے؟

جناب اقبال احمد خان: جناب اس وقت انفارمیشن میرے پاس نہیں ہے فریش نوٹس چاہیئے۔

قاضی حسین احمد: اسی کے ساتھ ایک اور سوال ہے شاید اس کا بھی یہ یہی جواب دیں۔ اس میں انجینئرنگ کی انہوں نے actual amount بتائی ہے۔ ہدف مقرر نہیں تھا لیکن انجینئرنگ گڈز کے لئے جو actual investment ہوئی ہے اس کی amount کیا ہے؟

جناب چیئرمین: وہ بھی میرے خیال میں فریش نوٹس چاہیئے ہو گا۔ اگلا سوال جناب ابراہیم ریکی بلوچ صاحب:-

Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: On his behalf.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I would like to have a ruling from you, whether a member promoted to the Cabinet could ask a question from himself because that is a joint resposibility ?

جناب چیئرمین : اب وہ خود حکومت ہیں تو حکومت سے سوال سینٹ میں نہیں کیا جا سکتا آپ اس پر علیحدہ نوٹس لائیں گے۔

Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel : Sir, here is a supplementary question on it.

Mr. Chairman : Mr. Baluch is here. He withdraws his question.

Mr. Muhammad Ibrahim Reki Baluch: I withdraw my question, Sir.

سوال ہی withdraw ہو گیا ہے تو ضمنی سوال کس کا ہے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ تو ہاؤس نے سوال پیش کیا ہے یہ تو اب ہاؤس کا کام ہے کہ ضمنی سوال کرے۔

جناب چیئرمین : وہ انہوں نے withdraw کیا ہے۔ ہاؤس میں ایسا سوال نہیں آ سکتا۔

قاضی حسین احمد : اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ ٹھیک ہے۔ لکھے ہوئے جواب کو نہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

[Question No. 45 was withdrawn]

Mr. Chairman : Question Hour is over.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب حاجی اکرم سلطان صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر ایوان سے ۲ تا ۶ فروری رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان نے ضروری کام کی بناء پر ایوان سے ۲ اور ۳ فروری ۱۹۸۶ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام فاروق صاحب بدستور علیل ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے یکم فروری تا اپنی صحت یابی تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : قاضی حسین احمد صاحب نے اپنی مصروفیات کی بناء پر ایوان سے ۲۶ جنوری تا یکم فروری ۱۹۸۶ تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محبوب الحق صاحب نے ۲۹ اور ۳۰ جنوری کو بعض وجوہات کی بناء پر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۹ اور ۳۰ جنوری ۱۹۸۶ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ملک گلاب خان مسعود نے اپنی بیماری کی بناء پر ایوان سے ۲ فروری ۱۹۸۶ء سے اپنی صحت یابی تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ اسے منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I would respectfully draw your/attention to an earlier Privilege Motion which I moved during the last session in respect of an assurance given by the Minister for Justice that he would bring a Bill to rectify the defects in certain Bills or Acts. He had agreed and he had made the promise in the House and said that he would do so very quickly, if I am not mistaken. As that Session is over, the subsequent session also is over, when is he going to fulfil his promise ?

جناب اقبال احمد خان : غالباً معزز سینیٹر کا اشارہ سیلری ایکٹ کے متعلق ہے۔ یہ بات

ہوگی، میں بل تیار کر رہا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ میں شاید اسے حالیہ اجلاس ہی میں پیش کرنے کے قابل ہو جاؤں۔

جناب احمد میاں سومرو: جناب کتنے سال اس بل کو تیار کرنے میں لگیں گے؟

Last calendar year is over, Sir.

Mr. Chairman : There is not the question of a calendar year. Assembly Year or Parliament year continues till the 20th of March.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: This is what I had submitted that I would try to submit it before that House or any of the Houses of Parliament within the current session.

جناب چیئرمین: جناب نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزی صاحب کا پریولج موشن نمبر ۳۔

INADEQUATE COVERAGE TO A SPEECH OF A SENATOR BY P.T.V.

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۸۶ء کو سینٹ کے اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں نے جو تقریر کی تھی اس کے اہم نکات کو پی ٹی وی کے پروگرام میں نشر کرنے میں حذف کیا گیا ہے جس سے میرے دو اہم نکات عوام کی توجہ سے اوجھل رہ گئے۔ میرا مطلب اس صاحب علم و فراست کے لئے دعوت فکر کے طور پر روشناس کرانا تھا۔ مگر پی ٹی وی کی انتظامیہ نے میری تقریر توڑ مروڑ کر نشر کی جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ایوان اس پر غور فرمائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

چوہدری شجاعت حسین: میں oppose کرتا ہوں۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب عالی! ایوان میں تقریر اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ نکتے بیان کئے جائیں جس سے عوام کی توجہ مبذول ہو اور اس میں اپنا غور غور و فکر کرے صاحب علم و فراست کے لئے دروازے کھولے گئے تا کہ عوام اپنے علم کے مطابق اپنی رائے دیں۔ پاکستان پر انگریزوں کی حکومت کی وجہ سے تعلیم و تربیت، قانون و انتظام اس نہج پہ جا رہا ہے جو ای ک قانونی نظام کا وتیرہ ہوتا ہے۔ لہذا نظریاتی قانون جو اسلام نے ہمیں دیا ہے اس سے لوگ لاعلم ہیں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو خلفائے راشدین کے بعد مسلمانوں کی جو حکومتیں رہیں اور

اسلامی نظام کا آمریت کے بعد جس طرح سے رہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مارشل لاء نے اس کتاب پہ Confidential لکھا ہوا تھا۔ یہ ایک نکتہ ہے۔ تاریخ کو پڑھیں، فقہ کی تاریخ کو پڑھیں، قرآن کا علم حاصل کریں حدیثوں کا علم حاصل کریں، اور پھر بتدریج جس طرح سے خلافت راشدہ ملوکیت کی طرف بڑھتی گئی اس تاریخ کو دیکھنا چاہئے کہ کس طریقہ سے انہوں نے فقہی مسائل کو کہاں چھوڑا اور کہاں بنایا۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں گا کہ یہاں پہ admissibility of the privilege motion کا ذکر ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جی، ٹھیک ہے آپ بتائیے کہ سرکاری ابلاغ کا کام یہی ہوتا ہے کہ جو کچھ یہاں کہا جاتا ہے اس کی صحیح معنوں میں تشریح کریں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جب ایک بات حکومت کی ہوتی ہے اس کو تو کافی کوریج دی جاتی ہے۔ مجھے اسی بات پر حیرت ہے کہ یہ مسلم لیگ کی اپنی حکومت بھی ہے اس کا اسلام کے متعلق مشورہ بھی ہے لہٰذا ایڈمسبلٹی کے متعلق یہی عرض کروں گا کہ اگر یہ بات ایڈمسبلٹی میں نہیں آتی تو پھر کون سی بات آئے گی؟

چوہدری شجاعت حسین: میں دو بنیادوں پر اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دینے کی سفارش کرتا ہوں ایک تو یہ کہ ۲۹ جنوری کی کارروائی کی رپورٹ ۳۰ جنوری کو پیش کی گئی تھی۔ اگر کوئی استحقاق کا پہلو ہوتا بھی تو یہ تحریک دوسرے دن یعنی ۳۱ جنوری کو پیش کی جانی چاہئے تھی۔

دوسرا جناب والا! معزز سنیٹر نے یہ فرمایا ہے کہ میری تقریر کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ ٹی وی کے اوپر وقت کم ہونے کی بنا پر تمام چیزیں ایک وقت میں پیش نہیں کی جا سکتیں۔ تمام ممبروں کی تقاریر اس میں نمایاں طریقے سے یا پوری کی پوری پیش نہیں کی جا سکتیں۔ اگر معزز ممبر فرمائیں تو میں وہ پڑھ کر بتا سکتا ہوں جو ٹی وی پہ بیان کیا گیا تھا؟

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ۲۹ تاریخ کے اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر پانچ سینٹروں جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی، جناب حاجی محمد عمر صاحب، شہزادہ برہان

الدین صاحب، پیر محمد شاہ گیلانی صاحب، اور نواب راحت سعید چھتاری صاحب نے بحث میں حصہ لیا۔ انہوں نے ملک میں نظام اسلام کے نفاذ کے عمل کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور یہ مطالبہ کیا کہ قوم کو اسلام کے احکام کا پابند بنایا جائے اور قیام پاکستان کے اصل مقصد کے پیش نظر زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کو جاری و ساری کیا جائے۔ یہ اس دن تمام ممبران کے نام لے کر ٹی وی کے اوپر دکھا دیا گیا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ٹی وی نے حقائق کو توڑ مروڑ کے پیش نہیں کیا اس لئے میری سمجھ میں کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا اس طرح کی رولنگ آپ پہلے بھی فرما چکے ہیں کہ تمام تقاریر کی تفصیل سے رپورٹنگ ممکن نہیں تو میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے پریس نہ کریں۔

جناب چیئرمین: جناب نواب زادہ صاحب۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ: سر بات یہ ہے کہ توڑ مروڑ کا مقصد یہ تھا کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام میں قید کی سزا نہیں ہے اس بات کو حذف کیا گیا۔ میں نے کہا اس کے ساتھ ایڈیشن لکھا ہوا ہے جو کہ ضروی ہے یہ دو باتیں تھیں جس کو آپ نے حذف کیا ہے باقی تو ٹھیک ہے۔

چودھری شجاعت حسین: جناب والا! اس میں صاف طریقے سے لکھا ہوا ہے توڑ مروڑ کر نشر کی۔

جناب چیئرمین: وہ فرماتے یہ ہیں کہ جو ضروری حصہ تھا ان کے نقطہ نظر سے وہ ٹی وی پر نہیں آیا۔ جہاں تک رولنگ کا تعلق ہے وہ میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں اور اسے دوبارہ repeat کرتا ہوں کہ۔ Non-coverage or inadequate coverage does not give rise to a breach of privilege of either of the House or of an individual member. The Senate has no control over the media, regardless of whether they are under Govt. control or not. We can act under law but not otherwise. The Senate has no executive authority to direct anybody to do this or not to do that.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں مسئلے کے قانونی پہلو پر کچھ نہیں کہنا چاہتا آپ نے رولنگ اس سے پہلے بھی دی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ جو فریم ورک ہے غالباً آپ کی بات درست ہے لیکن کم از کم ایک سیاسی حکومت سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ مختلف نقطہ ہائے نظر کی عکاسی ٹی وی اور ریڈیو پر کرنے کا موقع دے گی۔

جناب چیئرمین: آپ کا فرمانا بجا ہے میری درخواست حکومت سے یہی ہو گی کہ اس کا لحاظ رکھا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: ابھی جو رپورٹ محترم وزیر صاحب نے پڑھ کر سنائی ہے اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ پانچ سینیٹروں نے کیا کہا پتہ نہیں چلتا اس طرح در اصل حق ادا نہیں ہوتا۔ اس کی کوشش کیجئے۔ یہ ایک mutual بات ہے کل یہاں آپ تھے آج آپ وہاں چلے گئے۔ اس میں مسئلہ روایات کا ہے وہ روایات قائم کیجئے تاکہ ایوان کا سب نقطہ ہائے نظر وہاں reflect ہو سکے اور اس سے انشا اللہ قوم کو فائدہ ہو گا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! پہلے وقت بہت کم تھا لیکن اب وقت بڑھا دیا گیا ہے اور آئندہ اس کا بھی خیال رکھا جائے گا کہ اس طرح پورے طریقے سے نشر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ نواب زادہ آپ اس پر اصرار کرتے ہیں یا shall I give ruling

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: وضاحت ہو گئی ہے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: تو Not pressed جناب جاوید جبار صاحب۔

PRIVILEGE MOTION *RE:* FAILURE OF THE GOVT. TO SET UP A COMMITTEE TO LOOK IN TO HARDSHIP CASES

Mr. Javed Jabbar : Sir, I ask for leave to raise a question of privilege, Sir. On October 31, 1985, the Prime Minister of Pakistan made a statement on the floor of the Senate regarding a commitment to set up a parliamentary Committee which would be charged with the review of hardship cases which occured during Martial Law for the past 8/1-2 years. In consonance with the spirit of this understanding on which the statement was based, the composition of this Committee and its induction Sir, should have been announced with the lifting of Martial Law on December 30, 1985. As Sir, everyone is aware that during the past 8/1-2 years, there have been numerous cases of very extreme nature in which people have been convicted and sentenced without recourse to any higher courts for appeal. And they have been punished, Sir, for offences, such as, raising political slogans or asking for the restoration of fundamental rights. Each day's delay in

investigating such possible cases of injustice amounts not only to postponement but a denial of the very justice that Islam enjoins upon us. The non-fulfilment of this particular commitment todate, is a breach of privilege of this august House and this matter, therefore, be considered by the House. May I speak in amplification of this privilege or . . . . . .

Mr. Chairman: I think you may speak after the statement made by the honourable Minister for Justice.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, if the honourable member agrees, it may kindly be postpond till the next sitting. Thus I will also be able to study the statement referred to in the motion and given by the Prime Minister on the floor of this House and thereafter we would be in a position to make a submission.

Mr. Chairman : Do you agree ?

Mr. Javed Jabbar : Sir, I agree absolutely. However with your permission, Sir, I would like to submit for the honourable Minister's attention, because it would be irrelevant to his response to the points, which I believe, are relevant. I am aware Sir, that a committee was announced by the Prime Minister on the 23rd of December, 1985 but in the official announcement regarding the terms of reference for this committee, no reference has been made to a review of hardship cases under Martial Law. The announcement simply says that this committee has been constituted to study possible further amendments in the Constitution.

My second point, Sir, is that since the commitment made on the 31st of October, and today a period of over three months have lapsed already after the lifting of Martial Law and the announcement of the committee, five precious weeks have been lost, whereas the total time given to this Committee, is no more than six months. We have already lost twenty percent of the time and not a single announcement has been made to the public as to the procedure by which this committee, will invite representations from the public.

So, therefore, Sir, I believe, I want to know whether the

Government is very sincere about the frame of reference for this committee. In 8/1-2 years of hardship people are still rotting in prisons and their screams are stifled because of the indemnification that we have given. We believe that too much time has already been lost and I would, therefore, request the Minister to respond at the earliest opportunity. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you. So we will take it up on the next sitting.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, next sitting would be, I think, tomorrow morning, and it will not be possible for me to respond to it on tuesday morning.

Mr. Chairman : No. there is no sitting on Tuesday. It would be on Wednesday. We will take it up on Wednesday.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Right. Adjournment Motions.

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: تحاریک التواء ۔ تحریک التواء نمبر ۵ جناب میرداد خیل صاحب کی ہے۔ یہ چمن سے تعلق رکھنے والے واپڈا کے چار ملازمین کے اغوا سے متعلق ہے جناب پڑھ لیجئے۔

KIDNAPPING OF WAPDA EMPLOYEES IN THE BORDER AREA OF CHAMAN

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ چمن کے سرحدی علاقے سے واپڈا کے چار ملازمین جو اپنے فرائض ادا کر رہے تھے، ان کو اغوا کر کے سرحد پار لے جایا گیا۔ اغوا ہونے والوں کے نام صدر الهدی ایکس ای این دلاور حسین، لائن سپرنٹنڈنٹ، محمد اشرف اور ڈرائیور مشتاق حسین شاہ ہیں۔ اس اقدام سے بلوچستان کے محنت کشوں میں سخت بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ حکومت ایسے اقدام کو روکنے کی کوشش کرے حکومت کا فرض ہے کہ وہ فوری طور پر محنت کشوں کے جان و مال کا تحفظ کرے اگر ایسا نہ کیا گیا تو

ایسے حالات میں ملازمین اپنے فرائض منصبی کیسے ادا کر سکیں گے؟ لہٰذا ایوان سے درخواست ہے کہ اس اہم نوعیت کے بارے میں غور فرمائے۔

شکریہ

Mr. Chairman :

If it is being opposed, the honourable Minister would make a statement on it. جناب پاشا صاحب

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Sir, on 29-11-85, these employees of WAPDA, without informing the local administration, went to a part of village. And they were, subsequently, kidnapped by the gang of Captain Asmat. Sir, D.C. Pishin, sent a Jirga to contact Captain Asmat for the release of WAPDA Officials. After sometime, the Jirga came back and stated that Captain Asmat wanted money to the tone of Rs. One crore and also their Mercedez car which, according to Asmat, belonged to him prior to his defection to Afghanistan. This demad being unreasonable was not accepted and the DC, Pishin was asked to make another attempt for the settlement of the matter. That Jirga came and stated that Asmat has agreed to release the WAPDA officials on the condition that four Afghans who were under detention in Pakistan, would be handed over in exchange. So, he gave four names of the Afghans who were in Pakistan. The Intelligent Agencies were immediately asked to trace out the Afghans. It transpired that only one Haji Muhammad Karim S/o Muhammad Zari was available while the other three were not. DC, Pishin was asked to keep contact with Asmat and tell him that the persons demanded were not available. D.C. Pishin is trying to work out a settlement and secure release of four WAPDA employees. Sir, I oppose the motion on the grounds that the law and order situation is a provincial subject and every possible effort is being made to achieve these WAPDA employees back. I thank you very much, Sir.

جناب چیئرمین: شکریہ، میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! واپڈا کا محنت کش طبقہ بلوچستان میں ایک ایسے محکمے سے وابستہ ہے جس کا تعلق وفاق سے ہے اسے صوبائی معاملہ قرار نہیں دیا جا سکتا اس لئے کہ یہ محکمہ چاروں صوبوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کے علاوہ اگر یہی لوگ خدانخواستہ

جہاز سے اغوا کئے جاتے تو حکومت کی مشینری فوری طور پر حرکت میں آ جاتی اور اس کو رہا کرا کر صدر پاکستان خود ائر پورٹ پر ان کا استقبال کرتے۔ مگر یہ فضائی نہیں زمینی ہائی جیکنگ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ان کے معصوم بچے جن میں شیر خوار بھی شامل ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ابو آفس گئے ہوئے ہیں اور وہ آ جائیں گے۔ مقام حیرت ہے کہ اس مظلوم محنت کش طبقے کے ساتھ کوئی انصاف نہ اس ایوان میں ہے اور نہ باہر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود ان مزدوروں پر آفرین اور ان مزدوروں کو سلام ہے۔ مزدور کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو مزدور تو ہر دور میں انمول رہا ہے۔ لٰہذا وزرائے کرام اپنی ان بلند بالا بلڈنگوں سے نکل کر کے اس غریب طبقے کی دادرسی کے لئے کام کریں۔ ان کی عظمت کا یہی ثبوت ہے لٰہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس مظلوم طبقے کو نظر انداز کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اس لئے کہ اس مظلوم طبقے کی بد دعاؤں سے اور اس مظلوم طبقے کی فریاد سے تو عرش الٰہی بھی کانپ اٹھتا ہے۔ لیکن ان وزرائے کرام کے سر کے بال کی ایک نوک بھی نہیں گرتی۔ مقام افسوس ہے۔ اس کے متعلق آپ جو بھی کریں، مسترد کریں یا ردکریں یہ آپ کا کام ہے۔ مظلوم طبقے کے مسائل کو یہاں اس ایوان میں اٹھانا میرا فرض بنتا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Sir, this is an adjournment motion and he is speaking like in a public meeting. I have already assured that the Government is trying to make every possible effort to get these people back and we would *Insha-Allah-Talah*, succeed very shortly.

جناب چیئرمین: فرماتے ہیں کہ ایک تو یہ صوبائی معاملہ ہے دوسرا حکومت اپنی طرف سے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ اس میں بحث کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ میں نے فیصلہ کرنا ہے کہ صوبائی معاملہ ہے یا نہیں ہے۔ آپ نے فرما دیا جو کچھ آپ نے فرمانا تھا۔

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف ایکسپلینیشن جناب ان کو ناراض نہیں ہونا چاہئے کہ یہ پبلک میٹنگ کی طرح ہے اگر پبلک میٹنگ میں نہیں آئیں گے تو یہاں ہمیں پبلک کی بات ان کی زبانی سنانی پڑے گی۔ اس لئے ناراض ہونے کی بات نہیں ہے۔ یہ پبلک کے نمائندے ہیں۔ ہم پبلک کے نمائندے ہیں۔ ہمیں ان کے احساسات کی ترجمانی کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: ناراض ہونے کی کوئی بات نہیں۔ لیکن سوال ہے رولز اور ریگولیشنز کا یہاں پر ایڈمسبلٹی کی بات ہو رہی تھی اور میں نے خود اجازت دی کہ سبجیکٹ میٹر پر جو ان کے خیالات ہیں ان کے اظہار کا پورا موقع دیا جائے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: پوائنٹ آف ایکسپلینیشن سر جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے کیا بین الاقوامی سرحدوں پر لاء اینڈ آرڈر قائم کرنا صوبائی معاملہ ہے یا وفاقی ؟ اس پر وضاحت چاہیئے۔

جناب چیئرمین: لاء اینڈ آرڈر کو کراس کیا جاتا ہے وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور جو کرائم ایک صوبے میں ہو جاتا ہے وہ اسی صوبے کی ذمہ داری ہے کرائم وہاں سے ہی شروع ہوتا ہے جہاں پر وہ کیا جاتا ہے تو یہ صوبائی معاملہ ہے۔ رولڈ آؤٹ آف آرڈر اگلی تحریک التواء مولانا کوثر نیازی صاحب

MISAPPROPRIATION OF RELIEF GOODS FOR AFGHAN REFUGEES

مولانا کوثر نیازی: جناب میری تحریک یہ ہے میں نے یہ تحریک التواء ۵ دسمبر کو دی تھی لیکن سینٹ کا اجلاس پرورگ ہو جانے کے باعث اس کی نوبت نہیں آئی مگر چونکہ اب تک حکومت کی طرف سے ان الزامات کی کوئی باقاعدہ تردید نہیں آئی اس لئے میں دوبارہ یہ تحریک پیش کرتا ہوں

مشہور امریکی جریدہ ٹائم نے اپنی ۹ دسمبر کی اشاعت میں ' لیکیج ان دی پائپ لائن ' کے زیر عنوان ایک خوفناک رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال امریکی حکومت نے چار سو ستر ملین ڈالر کا اسلحہ افغان مجاہدین کی امداد کے لئے پاکستان کی وساطت سے سی آئی اے کے ذریعے بھجوایا تھا لیکن اس کا بہت سا حصہ پاکستان میں خورد برد کر لیا گیا۔ جریدہ نے لکھا ہے کہ کوئٹہ پشاور اور اسلام آباد میں شہادتیں ملتی ہیں کہ پچاس فی صد ہتھیار راستے ہی میں بک جاتے ہیں "ٹائم" کے مطابق ریگن انتظامیہ اس کو تو تسلیم کرتی ہے کہ یہ ہتھیار راستے میں بیچ دیئے جاتے ہیں لیکن وہ بکنے والے ہتھیاروں کی تعداد کا اندازہ بیس فی صد لگاتی ہے جب کہ "فیڈریشن فار امریکن افغان ایکشن" کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ بکنے والے ہتھیاروں کی تعداد ستر فی صد ہے جریدہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان نے افغان مہاجرین کی تعداد

۲۷ لاکھ بتائی ہے جب کہ اقوام متحدہ کی متعلقہ ٹیم ان کی تعداد انیس لاکھ بتاتی ہے۔ اس طرح اقوام متحدہ کی طرف سے مہاجرین کو غلہ فراہم کرنے والے اداروں کے مطابق اس امداد میں سے آٹھ لاکھ افراد کے استعمال کا راشن روزانہ بلیک مارکیٹ میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ "ٹائم" جیسے بااثر امریکی جریدے کی طرف سے امریکی حکام کے حوالے سے حکومت پاکستان پر لگائے جانے والے یہ الزامات نہایت سنگین صورت حال پیش کرتے ہیں میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ' جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani : I oppose it Sir.

Mr. Chairman : Would you also make a statement, on the grounds on which you are opposing?

Mr. Zain Noorani : Statement will come later but I oppose it, first of all, on very very technical grounds and leave it to the honourable Senator to tell me how many he would like to hear. First of all he is merely saying that he gave notice on such and such day . . .

Mr. Chairman : I think, you are not audible.

Mr. Zain Noorani : first of all, merely to say that he gave a notice on such and such date and the session lapsed. Therefore,he has again given a notice does not get over the provision of the urgency rule. The fact remains that this article appeared in an issue of the fifth December and the present notice is dated 2nd January whereby the urgency itself has lapsed.

Secondly, Sir, a very major fundamental principle is involved and that is that the honourable Speaker and even the Chairman have very kindly permitted members and senators to rely on newspaper reports for moving adjournment motions. But what type of newspaper report; newspapers which dealt with a specific news item but it has been held again and again in more than one hundred rulings in the past few years that adjournment motions can not be moved on the basis of newspaper editorials or newspaper articles. Now, this present one is a newspaper article. Now, in support of this, I am sure, you will agree with me but in order to convince the honourable Senater,

I would like to quote that the same ruling had been given in the House of Commons debate 1920, page 135, Column 2118 to 2226. Similiary, in our own Pakistan, not in the Senate but in the National Assembly, Ruling No. 59 dated 16 December 1974 has very clearly said that adjournment motion can not be moved on the basis of articles and comments in columns of newspapers.

Then the third objection, I have Sir, is that this does not relate to one single subject. It relates to 3 or 4 different subjects like leakage in the pipeline, like Weed, like member of refugees and all that. So, taking all that into account under no stretch of imagination can this be considered to be a proper for a sound notice for an adjournment motion or that it could be admissible.

However, since the honourable Senator has read a very lengthy notice attributing a large number of things based on an irresponsible article in, what I feel is, a irresponsible Magazine, I have to make a short statement and that is:

The Government has on several occasions reiterated that it does not act as a conduit for the supply of arms for the resistance inside Afghanistan. Nor does it permit its territory to be used for acts of interference in Afghanistan.

As regards the number of registered Afghan refugees in Pakistan the provincial Governments of the NWFP and Baluchistan conducted a re-enumeration exercise in 1984 as a result of which it was established that the registered refugees population was 2.4 million. This population has since risen to approximately 2.67 million. In addition, there are about 0.5 million unregistered refugees in Pakistan. This makes a total of approximately 3.1 million refugees in Pakistan.

The re-enumeration exercise of 1984 was undertaken to eliminate the possibility of an inflated figure due to bogus registration or multiple registration. As a result of this exercise the estimated refugee population in the camps was reduced from 2.9 million to 2.4 million. The Government intends to undertake further re-enumeration exercise as an on-going process. There is, therefore, on basis to question the present estimate of Afghan refugees population in Pakistan.

The Pakistan Government is justly proud of its record in providing food and shelter to the Afghans who have had to flee the terror inflicted on Afghanistan by the foreign occupation forces. It has acknowledged with gratitude the assistance received from the international humanitarian organisations and individual States by way of food and other humanitarian assistance for the refugees.

It needs to be pointed out for the record, however that in 1985 the donation of wheat, the principal item in the food basket, for the refugees – fell far short of the requirement and despite its own poor wheat harvest Pakistan had to supply almost 25% of the refugees' needs from its own resources. This was in addition to the other contributions that Pakistan has been making annually towards the upkeep of the refugees. Hence the article in the "Time" to which the adjournment motion refers is nothing short of a diatribe. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you.

جناب چیئرمین: جناب مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں کہ کم سے کم دو ڈھائی ماہ کے بعد ہی سہی، فارن آفس کی طرف سے ان الزامات کی تردید کے لئے کوئی سٹیٹمنٹ تو آیا خواہ وہ ہمارے مطالبات پر ہی آیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ irresponsible میگزین کی irresponsible writings ہیں۔ میں باادب یہ گزارش کروں گا کہ دنیا بھر میں اس جریدے کو بہت ثقہ اور باوقار جریدہ سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ کہہ کر فارن آفس اپنی ذمہ داری سے علیحدہ نہیں ہو سکتا کہ اب تک اس اہم رائیٹنگ کا کوئی نوٹس فارن آفس نے نہ لیا۔ حالانکہ ببرک کارمل نے جناب والا! اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں ٹائم کی اس رائیٹنگ کا باقاعدہ ریفرنس دیا اور اسے بیس بنا کر اس نے پاکستان پر مزید الزامات عائد کیئے۔ بہر حال چونکہ اب انہوں نے سٹیٹ منٹ دیا ہے میں نہیں چاہتا کہ مزید اس کی تفصیلات میں جاؤں البتہ آپ سے دو مسائل پر ضرور رولنگ چاہوں گا۔ جس کی طرف فاضل وزیر صاحب نے جو منجھے ہوئے پارلیمنٹرین بھی ہیں نے اپنی گفتگو میں اشارہ فرمایا۔

نمبر ا میں آپ سے یہ راہنمائی چاہوں گا جو ہماری مجبوری بھی ہے اگر ہم ایک ایڈجرنمنٹ موشن فوری طور پر کسی بات پر دیں اور اس کی نوبت نہ آئے کہ وہ اجلاس میں پیش

ہو اور اجلاس پرو روگ ہو جائے۔ تو کیا پھر اسی کو بیس بنا کر ہم دوبارہ نوٹس دیں تو وہ اس بناء پر رول آؤٹ ہو جائے گا کہ ہم نے earliest possible موقع سے فائدہ نہ اٹھا کر تحریک التواء نہیں دی۔ کیا یہ ہمارا قصور گردانا جائے گا۔ یا ایوان میں کثرت کار اس کا مورد قرار دیا جائے گا۔ اس پر آپ کی رولنگ درکار ہے۔

دوسری رولنگ جناب والا! اس بات پر آپ کی درکار ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ صرف نیوز پیپر کی کسی نیوز آئیٹم پر ایڈ جرمنٹ موشن نہیں دی جا سکتی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ٹائم ویوز ویکلی ہی نہیں بلکہ نیوز ویکلی بھی ہے۔ یہ بات کہ ایک نیوز آئیٹم ایک ڈیلی اخبار میں چھپ رہا ہے یا ایک ویکلی میں چھپ رہا ہے اس سے نفس واقعہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ تو میں آپ سے یہ بھی چاہوں گا کہ آپ اس بات پر بھی رولنگ ارشاد فرمائیں کہ کیا محض اس بناء پر کوئی تحریک التوا مسترد کر دی جائے گی۔ وہ ایک نیوز ویکلی کے ریفرنس سے پیش ہوئی ہے۔ ایک ڈیلی نیوز پیپر کے حوالے سے پیش نہیں ہوئی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Zain Noorani : Sir, before you give your ruling, I would like to clarify. I am afraid the honourable Senator has tried to distort what I have said. In the first instance, about the lapse of the notice it is an internationally accepted procedure, I need not go into it. I have not blamed the honourable Member or said that there has been any shortfall on his part. It is all in the '*Taqdir*' what can I do.

The second point whether 'Time' is a news weekly or a Views weekly is redundant. The text to which he has referred is not a news Item. It is an article and article is not a news Item.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کروں گا کہ فاضل وزیر صاحب کو میں نے بڑے ادب سے کہا ہے کہ وہ منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں لیکن مجھے افسوس ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ I tried to distort یہ مناسب الفاظ نہیں استعمال ہوئے۔ اس میں نیت پر حملہ ہے وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ میں نے understand نہیں کیا۔ وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ میں نے ان کا موقف صحیح طور پر پیش نہیں کیا، مگر I tried to distort میں باادب ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ الفاظ ان کے شایان شان نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو بھول جائیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! جناب وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ یہ ایک جریدے کا irresponsible آرٹیکل ہے۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ ٹائم میگزین نیوز ویک' irresponsible جریدے نہیں ہیں۔ یہ مغربی ممالک سے جب شکایت کی جاتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں صحافت بالکل آزاد ہے اور ان کو کچھ بھی لکھنے کی اجازت ہے ہم کوئی پابندی نہیں لگا سکتے وہ حضورؐ کی مذہبی شعائر اور ملک کی توہین کرتے ہیں ہمارے خلاف چیزیں لکھتے ہیں۔ مغربی ممالک عموماً یہی بہانہ بناتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام رسائل اپنی حکومت اور اپنی قوم کے نیشنل انٹرسٹ کے خلاف کچھ بھی نہیں لکھتے۔ ان کی تمام چیزیں بہت calculated ہوتی ہیں اور ان کا ایک متعین ہدف ہوتا ہے اس طرح ایک طریقہ سے حکومت امریکہ حکومت پاکستان کو دبا رہی ہے اور اس میں حکومت امریکہ برابر کی شریک ہے میں جناب نائب وزیر خارجہ سے یہ درخواست کروں گا اور یہ ان سے پوچھوں گا کیا انہوں نے حکومت امریکہ سے اس مسئلے کو ٹیک اپ کیا ہے؟ ان کو اس طرف متوجہ کیا ہے؟ کیا انہوں نے اس قسم کے آرٹیکل پر حکومت امریکہ سے کوئی احتجاج کیا ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔

I think, in the first place.....

Mr. Javed Jabbar : May I, Sir . . .

Mr. Chairman : It is not a question of debate, it is just a question of admissibility of the motion. If you want to address yourself to the admissibility aspect of the motion, please go ahead.

Mr. Javed Jabbar : Yes, Sir. Mr. Chairman, thank you very much.

I only wish to clarify, Sir, that the honourable Minister states that if a reference is made to an article rather than to a news item that, in itself, is enough to hold an adjournment motion inadmissible. This is his contention, Sir.

I only wish to point out that it is often true that it is only through an article that a matter of fact is brought to the notice of public. So,

therefore, simply by its appearing in an article rather than a news item, does not invalidate the adjournment motion.

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Zain Noorani : No, Sir. I still maintain, it does. Because an article would appear after a certain news has appeared or has occurred, thus it merely being an article or a Press report is not enough for consideration. It is got to be taken into account alongwith the other rule about urgency. An Article which appears on some date of a month after a period of time, after the occurrence of a certain fact, does not qualify it to be taken up as an adjournment motion.

Mr. Chairman : Let me say that both of you are entitled to your respective points of views. But whether a motion is admissible or not that is for the Chair to decide and the Chair is here to listen to all points.

قاضی حسین احمد: جناب والا! میرا بھی حق ہے میں نے بھی ایک بات اٹھائی ہے یہ اجازت دی جائے کہ وہ اس کی وضاحت کریں۔

جناب چیئرمین: کس بات کی وضاحت؟

قاضی حسین احمد: میں نے جوان سے عرض کیا ہے اس میں حکومت امریکہ برابر کی شریک ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں کہ اس سوال پر یہ ڈبیٹ نہیں ہے سوال یہ ہے کہ مولانا کوثر نیازی صاحب نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن move کیا ہے۔ بحث اس پر ہے کہ وہ ایڈمسبل ہے اور بحث کے لئے منظور کیا جائے یا نہ کیا جائے؟

قاضی حسین احمد: جناب والا! انہوں نے ایک سٹیٹمنٹ پڑھ کر سنایا ہے اور سٹیٹ منٹ سنانے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے وضاحت کی ہے اس وضاحت میں یہ بات نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے ابھی تو اس پر بحث ہو ہی نہیں رہی یعنی آپ جو وضاحت طلب کرتے ہیں اگر یہ موشن ایڈمٹ ہو جائے، پوری بحث کے لئے تو غالباً آپ کا پوائنٹ صحیح ہو لیکن otherwise نہیں۔

I think, before coming to the particular motion, let [illegible] tate a few general principles for the guidance of the House, in what circumstances adjournment motions of this type would be admissible and in what circumstances, would not.

First I would like to invite the attention of the honourable House to Rule 71(b). Under this rule, an adjournment is not admissible unless it relates substantially to one definite issue or a single specific matter. In some Parliaments, this I have looked up, the rule has been so strictly interpreted that an adjournment motion seeking to discuss even an inquiry report, as a whole, has been held as not relating to a specific matter. It has also been the practice that press reports now, here, I don't want to get into the controversy of whether it is a news report or it is an article or it is an editorial but it has also been the practice, and this is, more or less, a universal practice that press reports unless admitted by the Government are not accepted as authoritative for the purpose of adjournment motion. I will repeat the words : they are not accepted as authoritative for the purpose of adjournment motions. In such cases, where facts are not admitted by the Government it becomes the duty of the honourable Member, moving a particular motion, or desirous to move the motion, that he must adduce some further facts or authentic information to support his motion. Then an adjournment motion is also held inadmissible when facts are in dispute, or when Government disputes the fact stated in the notice of the Adjournment Motion. And unless evidence can be adduced to the contrary Government version of the facts, and I am again stating a universal principle, is generally accepted.

With regard to the fact whether a motion for which a notice was given earlier and, because the House had to be prorogued, becomes redundant or not, I think, this is the point which Maulana Kausar Niazi Sahib raised just now. On that, it would depend on the merit of each case. In one sense, that motion would lose its urgency. I remember distinctly, Maulana kausar Niazi withdrawing one of his motions and I think the motion was with regard to either the breach of privilege of the House having taken place or the incarceration of the political prisoners, I think on that there was an adjournment motion or a privilege motion of some sort, but by the time it came before the House, that matter had been sorted out and time had resolved that matter. Those political prisoners had been released and Maulana

Kausar Niazi himself was kind enough to withdraw that motion. So each case of this type would depend on its own merit ; whether the urgency is still there, whether there is still actually a need for a debate, whether there is still need for the Government to have the views of honourable Members in order to suggest any remedial action. So on that there cannot be a general principle but it would depend on the merit of each case. Something which happened in December and which was not taken up because the House was prorogued, by a motion, it can be taken up if the circumstances so warrant and the cases of such a nature can be taken up in a subsequent sitting also. On that I have no doubt in my mind.

There is a third point to which unfortunately a reference has not been made but under Rule 71-D an adjournment motion does not lie when it tends to revive discussion on a matter which has been discussed in the same session of the Parliament or within the last six months. I am quoting these rules for the reason that all of them apply actually to this particular motion: and to my way of looking things, the motion falls under all these grounds.

In the first place, it seaks to discuss more than one issue. First, the leakage of arms and clandestine sale and misappropriation of arms from the so-called pipeline to the *Afghan Mujahideen*, allegedly involving atleast five sets of actors *i.e.* the military, the middle-order military officers, Afghan leaders, *Mujahideen* Commanders and *Guerillas* returning to Pakistan. Now, this is the first issue which this portion touches. The second relates to the wrong statistics given by the authorities regarding the number of Afghan refugees in Pakistan on which the honourable Minister commented and the disappearance or sale in the black market, of some 800,000 grain-rations a day, drawn from the stocks. This is the second issue which the motion touches. And the third is the traffic in opium, heroin and other drugs in the tribal belt and across the Pakistan-Afghan border. Now, if you read this article and I have read it very carefully, no definite figure of actual seepage can be confirmed according to the article itself, but it still goes on to make wild estimates ranging from 20% to 70% Maulana Sahib is concentrating his motion only on 50%.

Secondly, the facts, as the article itself shows, are in dispute. The honourable Minister has stated himself to what extent the Government thinks that they are correct and to what extent the

Government thinks that they are not correct. But in the article, the various authorities and institutions have made various contradictory or atleast inconsistent allegations. The article also says that Pakistan denies the existence of any such pipeline which goes to support the Government's position which has just now been stated by the honourable Minister and there is no such thing that Pakistan is acting as a conduit or a pipe line and that makes the article an unworthy of credence.

Lastly, this very issue, and here I would invite the attention of honourable Member to what he stated in the Parliament, came up for discussion on the Foreign Affairs debate in the sitting of the Parliament on the 30th of December. Maulana himself has raised these points and even referred to this very article on which the motion is based. I don't want to take your time but I have got actually the honourable Member's statement before me and these very issues were raised and this very article was referred to during that debate and I think the matter having been discussed once in whatever context, further discussion on it would appear to be barred under 71-D of the rules. So, on all these grounds, I would consider the motion out of order. Thank you.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I acknowledge the wisdom of your ruling, but I would like to refer your kindself to your reference to the authoritativeness of the newspaper's report. Now, Sir, to my mind it is very crucial point because all parliamentary precedents are cited from countries where there is much greater.

Mr. Chairman : Jabbar Sahib! I will have to read out the statement. I think I didn't want to take the time of the House by reading out these but now please bear with me for a minute or two more. This is what article says. After stating what is happening to the pipeline, how the leakage is taking place, who are the actors or participants; manoeuvring or engineering these leakages and I have mentioned them actually. Then it goes on to say that in an interview with Pakistanis, Afghans and Westerners in Peshawar and Quetta, evidence emerges that a large portion of the U.S. military aid, some claim it as much as 50%, never reaches the *Mujahideen*. Because of the secrecy that surrounds the pipeline, Pakistan denies that it exists. It is mentioned in the article itself that Pakistan denies its

existence, but it still goes on to say that the figure is difficult to be confirm. In Washington both the Reagon Administration Officials and the members of the Congress conceive that shipments to Afghanistan are being skimmed. Now, where? In the High Seas, in the air, in upper-space? Nobody knows. But the allegation is made that they are being skimmed. There is a sharp disagreement. Mind this phrase again. A sharp disagreement over how significant the losses are. A senior pentagon official suggests that a seepage upto 20% would be normal for that area. "And the challenge is 50% figure." Yet the motion is based on 50% figure and this shows the authenticity of the article itself. I just do not believe it, this is again the pentagon official says, "it is out of all proportions to anything we have seen." Then it goes on further and clarifies the CIA supplies and contends that the Administration simply does not know the extent of leakage. This is the type of article. We also know what the honourable Minister has said that this is not actually the thing that the Journal "Times" is not great credibility and importance, but these articles are written with a particular point of view. We also know who the owners of these periodicals are, and what is their point of view and how they would like to project Pakistan. So......

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I am afraid, I am being totally misunderstood. My intervention was only to show my concern that this should not establish a ruling that will prevent us.... (interruption)

An Honourable Senator : Point of Order.

Mr. Javed Jabbar : I am not disputing the Chairman's ruling, Sir, may I complete my point of order.

Mr. Chairman: Please, surely.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I am only saying that through the comments made by the honourable Minister and your ruling, at least the way I perceive it, we will not be able to rely only upon newspaper articles and news items to substantiate the admissibility of an adjournment motion. Now, my submission, Sir, is that in giving your ruling you have given reference to Parliamentary precedents of those societies whose conditions are totally different from Pakistan, where there is an access to information considered as classified.

Mr. Chairman : I think that this is........(interruption)

Mr. Javed Jabbar : Sir, all information is classified, what else can you rely upon.

Mr. Chairman : To cut the story short, that is why I said in the first instance that both of you are entitle to your respective points of views. I also mentioned that when I say this, each case would depend upon its own merits and the merits of the case will have to be looked into and the decision would be on case to case basis. I think nothing can be fairer than that. Well thank you very much. This also brings us to the end of the half an our of the adjournment motions. We have spent in fact almost fifty minutes.

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! اگر ایک دو منٹ دے کر ایک دو سرا لے لیں آسانی سے زین نورانی صاحب بیان دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جب وقت آئے گا تو لے لیں گے۔

مولانا سمیع الحق: نہیں وہ نہیں ہے آج بھی یہ مسجد کے بارے میں ہے۔ خانہ خدا کا مسئلہ ہے۔ اب اگر رولنگ پر اتنا وقت لگ سکتا ہے...........

جناب چیئرمین: میرے پاس نہیں آیا۔ اس کا نوٹس دینا ہو گا۔

مولانا سمیع الحق: یہ آیا ہوا ہے ہمارے پاس بھی رکھا ہوا ہے اور زین نورانی صاحب کے پاس بھی موجود ہے یہ سنگاپور کی مسجد کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین: سنگاپور کی مسجد کے بارے میں آپ مسجد اقصیٰ کی بات کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: وہ تو آپ کا جواب آیا ہے میں مانتا ہوں۔ صرف اس کے بارے میں وہ ایک منٹ میں بیان دے دیں گے وہ سب رہ جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا چلو Raise کرو۔

DEMOLITION OF A MOSQUE IN SINGAPURE

مولانا سمیع الحق: "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کر کے قومی و ملی نوعیت کے ذیل کے معاملہ کو زیر غور لایا جائے۔ اخبارات میں اطلاع چھپی ہے کہ حکومت سنگاپور نے اینجلا پارک میں واقع ایک اہم ترین مسجد کو منہدم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب کہ حکومت سنگاپور اس سے قبل بھی دو مساجد کو دستکاری مراکز میں تبدیل کر چکی

ہے۔ یہ اقدامات اگر جاری ہے تو سنگاپور کے مسلمانوں کا تشخص مٹ جائے گا۔ جب کہ یہ اقدامات اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صریح ظلم ہیں اور مسلمانوں کی کسی ایک عبادت گاہ یعنی مسجد کے انہدام پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا احتجاج کرنا ایسے امور کے تدارک کے لئے حتی المقدور کارروائی کرنا مذہبی فریضہ ہے۔ اس لئے ایوان میں یہ مسئلہ زیر غور لایا جائے تاکہ حکومت سنگاپور اس سلسلہ میں رابطہ قائم کرنے اور انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے پہلو ایوان کے سامنے آسکیں''۔

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani : Sir, technically, of course, it is not an adjournment motion, since the very basis of being a matter of urgent public importance has not been spelled out in the notice. However, I would like to thank my honourable friend, the honourable Senator for raising an issue which concerns each one of us who are Muslims and believe in Allah's given faith. Now, as far as this particular instance is concerned, it has been learnt that the Singapure Authorities have a plan for building underground communication system for which the way need to be cleared. Several other places including churches and temples have been demolished. the demolition of the Alqila Mosque is a part of the plan. However, the demolition has been suspended for a period of two years after the intervention of our Embassy there. Alternative arrangements are in progress to provide a prayer hall in the same vicinity in consultation with the *Muslamans* of the area. As a nation dedicated to the promotion of international peace and goodwill, Pakistan has seruplously observed the principle of non-interference in the internal affairs of other states. In consistence with this principle, Pakistan follows with deep interest and concern reports about respect for the rights and freedom of Muslim community in other countries as admissible to them under the declaration of human rights. It is a natural principle of our faith that Muslims all over the world constitute one Ummah. If one section of this universal freternity is exposed to injustice or injury, it is natural that the others should feel distressed. For the same reason the Organisation of the Islamic Conference follows with intent and concern the reports about the treatment to the Muslim minorities in different countries. Jointly, the members of the OIC to try to use influence in an appropriate manner. Singapure is a state with reputed record for inter-communal peace among the diverse

components of its population. The Government of Pakistan believes that the Singapure Government will take the sentiments of the Muslims into account before taking a final decision. I thank you Sir.

جناب چیئرمین: جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! میں اتنی گزارش کروں گا کہ جیسا کہ زین نورانی صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ مسلمانوں سے تعلق رکھنے والا مسئلہ ہے اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ یہ مسئلہ مداخلت کا نہیں ہے بلکہ وہاں مسلم اقلیت کے دین ومذہب کا ہے اور اگر اس میں کوئی بھی حکومت مداخلت کرے تو ہمیں اس پر آواز اٹھانی چاہیے احتجاج کرنا چاہئے اپیل کرنی چاہیے۔ مسجد جہاں بھی ہو اس پر کوئی بھی قبضہ نہیں کر سکتا۔ اس کو مہندم نہیں کر سکتا۔ وہ مسلمانوں کی ملکیت ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے شاید نہ سنا ہو لیکن انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ مشن کے اعتراض پر یہ معاملہ دو سال کے لئے ملتوی ہو چکا ہے اور اس دوران یہ مزید کوشش کریں گے کہ اس کا کوئی مستقل تدارک ہو سکے۔

RESOLUTIONS

مولانا سمیع الحق: ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا ترجمہ پورا نہیں آرہا۔ ادھورا ہے

جناب چیئرمین: آپ اس پر اصرار نہیں کرتے؟

مولانا سمیع الحق: مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ہماری وزارت خارجہ ایسے امور میں محتاط رہے گی اور ان کی اس مسئلہ پر نگاہ رہے گی۔

قاضی حسین احمد جناب والا! زین نورانی صاحب کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور دو بولنے والے علاقے سے' یہ انگریزی کیوں بولتے ہیں مسلسل۔

جناب زین نورانی: اس لئے کہ میں انتظار کر رہا ہوں کہ معزز سینٹر اس قسم کی کوئی ترمیم لے آئیں جس سے صرف اردو یہاں پر بولی جائے۔ آپ کے لئے یہ موقع فراہم کر رہا ہوں۔

مولانا سمیع الحق: انگریزی بولنے سے نورانی صاحب کی نورانیت اور بڑھتی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وہ یہ تصور کر رہے ہیں کہ مولانا سمیع الحق کو انگریزی زیادہ پسند ہے۔ چونکہ ان کی تحریک کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے اس لئے اس کا جواب انگریزی میں دے دیا جائے۔

قاضی حسین احمد: میں ایک گزارش کروں گا کہ کم از کم ان سینٹرز کی بات کا' جو

انگریزی نہیں جانتے جب براہ راست جواب دینا ہو تو وہ اردو میں دے دیا کریں۔

جناب زین نورانی: اصل بات یہ ہے کہ یہاں سینٹ بڑا پیسہ خرچ کر رہا ہے۔ یہاں پر انٹرپریٹرز کو اپلائی کیا گیا آخر ان کو بھی تو کوئی کام کرنا ہے۔ ان کی نوکریوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں یہ؟

جناب چیئرمین: ترجمے کے نظام کو مزید مضبوط کر رہے ہیں۔ غالباً آئندہ یہ شکایت نہیں ہو گی۔

مولانا سمیع الحق: یہ حضرات چاہتے ہیں کہ محرکین نہ سمجھ سکیں اور یہ ان کے دلائل وغیرہ سے بے فکر رہ سکیں جواب انگریزی میں دیں گے گول مول۔

RESOLUTIONS

Mr. Chairman : آپ تشریف رکھیں Resolutions, Next item on the agenda.

Mr. Javed Jabbar : My point of order, Sir, concerns the wording of Resolution No. 5. Should I comment on this at the time when it comes ?

Mr. Chairman : That is right. You commit on it at that time.

جناب چیئرمین: پہلا مولانا کوثر نیازی صاحب کا ہے آپ پہلے پڑھ چکے ہیں لیکن آپ دوبارہ پڑھ دیجئے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میرا جو ریزولیوشن ہے اصل میں یہاں جو اردو میں پیش کیا گیا ہے وہ میرے الفاظ میں اور میرا لکھا ہوا نہیں ہے اس لئے میں اسے پڑھنے کی بجائے انگریزی کا جو ترجمہ ہے وہ زیادہ اچھا ہے میں اسے ہی پڑھتا ہوں۔

RESOLUTION *RE*: RENAMING OF KARACHI AND LAHORE AIRPORTS AFTER QUAID-I-AZAM AND ALLAMA IQBAL RESPECTIVELY

Maulana Kausar Niazi : This House resolves that the Karachi Airport be named as the 'Quaid-i-Azam Airport' and the Lahore Airport as the 'Allama Iqbal Airport' as a token of the nation's gratitude to these Heroes.

Mr. Zain Noorani : May I most humbly request the honourable Senator, if you permit me to verbally amend, at least, this resolution, since it is, as worded, against the rules, in as much as a resolution in the Senate shall be in the form of a declaration of opinion. Either it has got to be recommendatory or to opine something. So, if he would kindly add the word, recommends or opines, it would be alright, otherwise it is not.

Mr. Chairman : I think instead of resolves' the resolution should be, 'This House is 'of the opinion'.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میرا اصل اردو متن اگر آپ مجھے دیں۔

جناب چیئرمین: بدقسمتی سے میرے پاس بھی نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب یہ کیسے ہو جاتا ہے۔ پہلے وہ جمع کرتے ہیں پھر ترجمہ کرتے ہیں۔ یعنی اوریجنل جو اردو میں لوگ دیتے ہیں اسی کو ہمارے ہاتھ میں کیوں نہیں دیا جاتا۔

جناب چیئرمین: اس کے متعلق میں یہ عرض کروں کہ جو اوریجنل اردو میں آجاتے ہیں۔ اگر آپ رولز کے مطابق ان کا مطالعہ کریں تو بہت سوں کو مسترد کرنا پڑے گا، اور چیئر کو یہ اختیار ہے کہ وہ ان کو اس فارم میں ہاؤس کے سامنے پیش کرے کہ وہ قابل قبول ہوں اور رولز کے مطابق ہوں۔ تو اس میں بعض تبدیلیاں اس وجہ سے کی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک اس میں انگریزی کا تعلق ہے اس میں ہے۔

'This House resolves' or is of the opinion or recommends.

اور عام طور پر ریزولیوشن کا فارم یہی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: میری اصل اردو قرارداد جناب والا! واضح ہے اور اس میں کوئی ترمیم فاضل وزیر کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: "سفارش کرتی ہے" آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ ایوان حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اور مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کراچی ائرپورٹ اور لاہور ائرپورٹ کو بالترتیب ....

مولانا کوثر نیازی: تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا اوریجنل ریزولیوشن صحیح فارم میں ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے لیکن سوائے اس کے کہ وہ لفظ جو ہیں وہ ہم نے آگے پیچھے کر دیئے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جی ہاں، بہر حال جو ترجمہ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اصلی بات جو ہے وہ یہی ہے کہ This House recommends

مولانا کوثر نیازی: جی ہاں، تو میری فاضل وزیر سے یہی گزارش ہے کہ اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب زین نورانی: ضرورت تو نہیں ہے۔

Therefore, I suggest that the record may now be put straight.

Mr. Chairman : This House recommends........

Mr. Zain Noorani : No, no, all that portion which the honourable Senator first said that I will read the English version then he read out. He moved a resolution all that has got to be expunged.

Mr. Chairman : The resolution had been moved earlier. I think, it was only by way of informing the House of the resolution.

Mr. Zain Noorani : And he preferred not the Urdu but the English and that was read out, so that was the resolution before the House *ipso-facto,* so all that has either got to be expunged by you and then resubstituted.

Mr. Chairman : It would be substituted by, 'This House recommends that I think for the benefit of the House' let me read out the resolution as is before the House for the purpose of discussion. The resolution moved is :

"That this House recommends that the Karachi Air Port be named as the Quaid-i-Azam Air Port and the Lahore Air Port as the Allama Iqbal Air Port, as a token of the nation's gratitude to these heroes."

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! یہ قرارداد اپنی وضاحت آپ ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کو واضح کرنے کی چنداں ضرورت ہے۔ علامہ اقبال نہ صرف دنیا کے عظیم ترین شعراء میں شامل ہوتے ہیں بلکہ وہ ایک مفکر کی حیثیت سے بھی عالمی پایہ رکھتے ہیں اور یہ ملت ان کے

اس احسان کو نہیں بھول سکتی کہ انہوں نے پاکستان کا خاکہ پیش کیا اور پاکستان کی عظیم مملکت کا تخیل مسلمانوں کے سامنے رکھا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ان کے اس تخیل کو عملی جامع پہنایا اور قانونی اور جمہوری جدوجہد سے کام لیتے ہوئے انہوں نے اس ملت کو آزادی سے روشناس کرایا۔ ان دونوں عظیم محسنوں کو بار بار خراج تحسین پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ ان کے ناموں کو نئی نسل کے ذہنوں میں زندہ اور تابندہ رکھنا ہمارا فرض ہے بیرونی دنیا کو ان ناموں سے روشناس کرانا ہمارا فرض ہے۔

جناب چیئرمین: یہ روایت آزاد قوموں میں قائم ہے کہ اپنے محسنوں کے ناموں پر وہ ائرپورٹوں کو موسوم کرتی ہیں۔ پیرس کے ائرپورٹ کو فرانس والے اسی لئے ''ڈیگال ائرپورٹ'' کہتے ہیں۔ اسی لئے جناب چیئرمین نیویارک میں ''کینیڈی ائرپورٹ'' کے نام سے ایک ائرپورٹ موسوم ہے۔ لاہور جس میں وہ ساری زندگی رہے اور حقیقت یہ ہے کہ لاہور ان کا دوسرا وطن تھا' دوسرا شہر تھا۔ سیالکوٹ نے انہیں پیدا کیا لاہور نے انہیں چمکایا اور کراچی جو قائداعظم کی جائے ولادت ہے ان دونوں شہروں کے ائرپورٹس کو جو بین الاقوامی ائرپورٹ ہیں قائداعظم اور علامہ اقبال سے موسوم کرنا ایک ایسا اقدام ہو گا جو ان محسنوں کے شایان شان ہو گا اگر انہیں ان کے ناموں سے موسوم کیا جائے۔ اور بین الاقوامی ائرپورٹ ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں وہ نام بار بار لئے بھی جائیں گے۔ اور نئی نسلوں میں بھی یہ نام تازہ رہیں گے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان محسنوں کو اصل خراج عقیدت تو اس وقت ہم پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ جب ہم ان کے آئیڈیلز کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ جب ہم ان کے نظریات پر چلیں گے۔ جب ہم ان کی تعلیمات کے مطابق پاکستان کو ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن جناب چیئرمین! یہ بھی ایک پہلو ہے کہ بڑی قومیں اور آزاد قومیں اپنے محسنوں کو اس انداز میں بھی خراج عقیدت پیش کرتی ہیں جس کے بارے میں میں نے آج یہاں قرارداد پیش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ سینٹ متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کرے گی اور اس قومی خراج عقیدت میں وہ بھرپور طریقہ سے حصہ لے کر حکومت کو پرزور سفارش کرے گی کہ وہ اس قرارداد کو اولین فرصت میں عملی جامہ پہنائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Any other views? On behalf of the Government, would anybody like to......

Mr. Zain Noorani : At the very outset, as one who has had the good fortune of having worked under the Quaid-i-Azam as a humble worker of the movement for Pakistan, I agree with every word that the honourable Senator has so kindly expressed here with regards to Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah and Dr. Muhammad Iqbal. Pakistan was created as a result of the sacrifice of thousands of Muslims men, women and children who rallied round the Quaid-i-Azam when he gave the clarion call for the creation of an independent Muslim nation as dreamed of by Allama Dr. Muhammad Iqbal.

The Government has absolutely no objection nor does it wish to oppose the motion moved today by the honourable Senator. But I would deem it proper to state that these proposals of the honourable Senator are already being considered and are about to be acted upon by the Government. The Karachi as well as the Lahore Air ports are being modernized, expanded and new equipment and facilities are being created over there and it is the intention of the Government to take up this matter at the proper time, when these air ports have become or have come to be of that standard which would befit naming that after the two great leaders who were instrument in the creation of this great country of our's. I thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much. There being no other Speaker, I think, I will proceed to put the question. The question is that the resolution moved by Maulana Kausar Niazi and appearing at serial No. 3 Order of The Day namely that:

"The Karachi Air port be named as the Quaid-i-Azam Air Port and the Lahore Air Port as the Allama Iqbal Air Port, as a token of the nation's gratitude to these Heroes, be passed."

(The resolution was unanimously adopted)

Mr. Chairman : We take up the next one, Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel's Resolution No. 4.

OBSERVING "KHANDAQ DAY" AND NOT "MAY DAY" AS "LABOUR DAY"

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ایوان کی رائے ہے کہ محنت کی عظمت کی یاد یکم مئی یوم مئی کی بجائے اس دن منائی جائے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے موقعے پر بہ نفس نفیس خندق کھودنے میں شرکت کی۔

جناب چیئرمین میں اس کو انگریزی میں پڑھ دیتا ہوں۔

The resolution moved is :

"That the Senate recommends that to commemorate the dignity of labour, the country should observe the day on which the Holy Prophet(Peace be Upon Him)participated in person, in the digging of trenches on the occasion of the battle of Khandaq, as the Labour Day, instead of the 1st of May, or May Day, as at present.

It is being opposed?

Rai Mansab Ali Khan : Opposed.

جناب چیئرمین: میرداد خیل صاحب! آپ اس کی وضاحت کریں جو آپ کا نقطہ نظر ہے وہ پیش کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: انسان کی عظمت اور کبریائی صرف اور صرف علم اور تقویٰ پر ہے نہ کہ مال ونسب پر۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہ نفس نفیس جنگ خندق میں شرکت اس لئے کی کہ مزدور کی عظمت کو اجاگر کیا جائے اور اس کے وقار میں اضافہ کیا جائے ہم چاہتے ہیں کہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام لیوا ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ان کی تعلیمات سے روگردانی کریں۔ اگر ہمارا قول اور فعل سچائی اور صداقت پر مبنی ہے تو پھر آج ہمارا امتحان ہے کہ ہم کالی کملی والے محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کتنے جاں نثار ہیں۔ ہم باہر جا کر جانثارات اور خطیبانہ انداز میں حضور صلی اللہ و آلہ وسلم کے شیدائی اور فدائی بنتے ہیں لیکن اس ایوان میں ان کی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہیں۔

ہم شکاگو کے نام لیوا بھی نہیں ہیں۔ ہم امریکہ کی مناسبت سے اپنے دن کو نہیں منانا چاہتے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سرزمین پاکستان میں جس کا مقصد یہی تھا۔ یہاں لاالہ الااللہ کی صدائیں گونجتی رہیں اور کلمہ طیبہ کی بابرکت سعادت سے ہم اپنے آپ کو نوازیں۔ اسی لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا تاکہ اس ملک میں قرآن وسنت کی بالادستی قائم ہو جنگ خندق کی مناسبت

اس لئے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہ نفس نفیس اس میں حصہ لیا تھا۔ ہم اس پاکستان میں مزدور طبقے کو چھٹی دلانے کے حق میں ہیں ان کا حق ختم کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم اس چھٹی کا رخ اس اسلامی تہذیب و تمدن کی طرف موڑنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کا وقار، آپ کی سربلندی، آپ کا نصب العین کسی اور میں نہیں ہے بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق آپ کو چلنا ہے اس لئے ہمارا یہ مقصد ہے کہ محنت کشوں میں اور پوری قوم میں جذبہ جہاد پیدا ہو اور سال بہ سال اس جذبہ جہاد میں تازگی پیدا ہو اسے کسی اور اسلامی تہوار یعنی جنگ بدر اور یوم احد کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے اسی طرح اور بھی بہت سی مثالیں ہیں ان سے اسے موسوم کر سکتے ہیں۔ لیکن جنگ خندق ایک ایسا عظیم دن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہیں اور خود کام کیا ہے۔

اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اگر اس ملک میں یہ حکومت واقعی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لانا چاہتی ہے اور اس کی پارلیمینٹ کے ممبران یہ چاہتے ہیں تو آؤ آج یہ میدان ہے اور آؤ اپنے ضمیر کی آواز کو بلند کریں، آؤ اپنے قلم کی اس سیاہی کو سرخ سیاہی سے نہیں بلکہ "ایشیا سبز ہے" کی سیاہی سے اپنے آپ کو یہاں ثابت کریں کہ ہم واقعی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جاں نثار ہیں۔ کیونکہ ایوان کے اندر کچھ اور انداز ہے اور باہر کچھ اور انداز ہے ہمیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح منظم ہونے کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ جنگ خندق کی مناسبت سے ہم اس چھٹی کو منائیں۔ ہمارا وقار امریکہ میں نہیں ہے ہمارا وقار ماسکو میں نہیں ہے ہمارا وقار مکہ اور مدینہ میں ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں ہر قسم کی رسومات کو "بدعات کو" ختم کیا جائے اس کے ساتھ ساتھ اس جنگ خندق کی مناسبت سے مزدوروں کی عظمت میں اضافہ ہو گا۔

میں نے اپنے ضمیر کے مطابق بات اس ایوان میں رکھ دی ہے اور قیامت کے دن کالی کملی والے محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اللہ رب العزت کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں یا رسول اللہ! تیری عظمت کی بات تو میں نے اس ایوان میں کی تھی، میں نے اپنے فرائض انجام دیئے تھے یہ اور بات ہے کہ جبہ اور دستار والوں نے مخالفت کی، یہ اور بات ہے کہ انہوں نے کس انداز میں اپنے ضمیر کی آواز کو بلند کیا لیکن میں اللہ کی قسم کھا کر اس کے سامنے یہی کہہ سکتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین: شکریہ' جناب قاضی حسین احمد صاحب!

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب! مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ یہ قرارداد اس ایوان میں ایک مزدور کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اس ایوان میں واقعی اگر کوئی مزدور کہلانے کا مستحق ہے تو وہ عبدالرحیم میرداد خیل ہے۔ وہ مزدور طبقے سے تعلق رکھتا ہے. وہ خود مزدور ہے اور لیبر فیڈریشن بلوچستان کا صدر بھی ہے اور یہ مزدوروں کی آواز ہے۔

اس ملک کا مزدور' مسلمان مزدور اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بابرکت ہستی سے indentify کرنا چاہتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کام کیا ہے۔ مزدور کے وقار کو بڑھانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔ ہم یہاں کی تمام مزدور تحریک کی رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بابرکت ہستی سے کچھ نہ کچھ نسبت بنادیں۔

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اور جو عالمی اقدار کسی معاملے میں چلتے ہیں ان کی آنکھیں بند کر کے پیروی کرنے کی بجائے اپنے اقدار بنانے ہیں اپنے نظریات کے مطابق تمام دنیا کو اپنے گرد گھمانا ہے نئے نظریات کے مطابق نئے تصورات دینے ہیں۔ اسی کے پیش نظر یہ انتہائی ضروری ہے' ہم اندازہ لگائیں' اس پر نظر ثانی کریں' ہم سوچیں' کہ ہم کس کس چیز میں اندھی تقلید کر رہے ہیں کس کس بات میں ہم دنیا کے پیچھے اندھے طور پر چل رہے ہیں۔ اس روش کو چھوڑ کو اپنے نظریات کے مطابق اپنی تاریخ کی روشنی میں' اپنے عقائد کی روشنی میں' ہم اپنے لئے نیا انداز اختیار کریں۔ نئے تصورات بنائیں۔ نئے دن منائیں۔

یہ قرارداد ایک مزدور کی طرف سے پیش کی گئی ہے' اسلامی نظریات سٹیٹ کے لئے پیش کی گئی ہے' اسلامی ریاست کو ایک نیا انداز دینے کے لئے پیش کی گئی ہے اور ایک ایسی حکومت کے دور میں پیش کی گئی ہے جو اسلام کی دعویٰ دار ہے اور جو اسلامائزیشن کی دعویٰ دار ہے اور ایک نظریاتی مملکت کی نئی اٹھان کی دعویٰ دار ہے اس لئے حکومت اور سرکاری بنچوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی تائید کریں اور اس بات کو بھی متحدہ طور پر پاس کریں۔

جس طرح قائداعظم ہمارے لئے قابل احترام ہیں علامہ اقبال ہمارے لئے قابل احترام ہیں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات تو امت کے اتحاد کی علامت ہے' ان کے گرد تو

ساری امت مجتمع ہے۔ اسلئے ہماری تمام کوششیں یہ ہونی چاہئیں۔ کہ اپنے نظریات اپنی تحریکوں، بلکہ اپنی ہر چیز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات کے گرد گھمائیں۔

ان سے زیادہ مزدور کا خیر خواہ بھی کوئی نہیں تھا۔ ان سے زیادہ مزدور کو کوئی اٹھانے والا بھی نہیں تھا۔ اور ان سے زیادہ مزدور کے لئے ایک معیار اور مصلح اعلیٰ کوئی نہیں تھا۔ اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ اس قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہوں اور میں پورے ایوان سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کو متحدہ اور متفقہ طور پہ ایک آواز ہو کر مزدور کی اس آواز کی تائید کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! مجھے فاضل محرک کی نیک نیتی کا کامل یقین ہے اور ایک مزدور رہنما کی حیثیت سے جو خدمات وہ انجام دیتے ہیں ان کی بھی قدر ہے۔ مجھے اس کا بھی افسوس ہے کہ ان کی فرمائش کے باوجود میں اس قرارداد کے سلسلے میں ان کا ساتھ دینے کے لئے کھڑا نہیں ہوا، میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا حساس مسئلہ ہے کیونکہ اس میں مذہب involve ہے اور میرے بہت ہی محترم دوست قاضی حسین احمد صاحب نے جوش تقریر میں خاص طور پر جس انداز میں سرکارؐ کی ذات کا تقابل قرار دیا ہے دو اور ناموں سے، اس کے بعد تو شاید بے حد مشکل ہو کر کوئی لب کشائی ہو سکے۔ لیکن میرے دوست یقیناً اس بات پہ مجھے معاف کریں گے کہ نیک نیتی کے ساتھ اختلاف رائے اگر ہو تو یقیناً اسے مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ تھوڑا بہت مذہب ہم نے بھی پڑھا ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ گنہگار ہونے کے باوجود ہم بھی اسلام کے باغی نہیں ہیں اس کے وفادار ہیں۔

جناب چیئرمین: جہاں تک یوم خندق کا تعلق ہے کوئی شبہ نہیں کہ تاریخ اسلام میں یہ بہت اہم دن ہے بہت اہم موقع ہے بہت اہم تقریب ہے اور اس کے اپنے سبق ہیں جن پر عمل پیرا ہونا چاہئے لیکن کس دن کو مذہبی طور پر منانا یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک سرکارؐ نے خود اس کے لئے ارشاد نہ فرمایا ہو اگر ہم کوئی دن از خود منانا شروع کر دیں تو یہی وہ بات ہے جسے بدعت کہتے ہیں کیونکہ یہ مسئلہ مذہب کا ہے اور مذہب میں کوئی ایسا دن چودہ صدیوں کے بعد ہم ایجاد کر لیں اور اسے منانا شروع کر دیں تو یہ مذہب کی خدمت نہ ہو گی بلکہ اسے بدعت کہا جائے گا۔

جناب چیئرمین: میلاد اور میلادالنبی کا دن کتنا عظیم اور سعید دن ہے اس میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں لیکن خود اس کے منانے پر آپ آج تک مسلمانوں کے درمیان علماء کرام کے اندر بحثیں جاری ہیں کہ آیا وہ دن بھی مذہبی طور پر منایا جاسکتا ہے یا نہیں میرا نقطہ نظر اس میں کیا ہے اس کو رہنے دیجئے' میں مسئلے کی صراحت کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ وہ دن مذہبی طور پر منانا ابھی تک متفقہ نہیں ہو سکا اور ایسے علماء موجود ہیں اور اہل علم موجود ہیں جو اس دن کو بھی منانے کے خلاف دلائل دیتے ہیں اور اس کو مذہب کی خدمت قرار نہیں دیتے اس لئے ہم اگر یک لخت ایک دن منانا شروع کر دیں گے تو یہ مذہبی لحاظ سے بلاجواز ہو گا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ یوم مئی کا تعلق کسی مخصوص مذہب یا کسی مخصوص ملک کے ساتھ نہیں یہ مزدوروں کا عالمی دن ہے اس کا کمیونزم کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں۔ جو واقعہ شکاگو میں پیش آیا جو روس میں بھی پیش نہیں آیا اور جو مزدوروں کے اوقات کار اور ان کے حقوق کا دن تھا اسے عالمی طور پر مزدور مناتے ہیں اس کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ مزدوروں کے اپنے شعور کا اظہار ہے ایک دن کہ جس میں ایک خاص واقعہ ان پر ظلم و ستم کا ہوا اس کو ختم کر کے ہم پوری بین الاقوامی دنیا سے کٹ جائیں گے یہ دن یوم مئی پر پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور اس کو آج تک کسی عالم نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ یہ دن مزدوروں کا دن منانا خلاف اسلام ہے یا کہ یہ کفر ہے یا یہ شرک ہے یا یہ بدعت ہے

جناب چیئرمین: ہمیں مذہب پر ضرور چلنا چاہئے لیکن Rational انداز میں۔ عقل اور تدبر کے ساتھ۔ ہمیں مذہب کا وہ تصور لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے پوری دنیا میں اجاگر کرنا چاہئے کہ جو حقائق پر مبنی ہو۔ جو محض جذبات پر مبنی نہ ہو۔ ورنہ خطرہ یہ ہے کہ ہم دنیا کے باشعور حصوں سے کٹتے چلے جائیں گے۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں افسوس کے ساتھ اس قرارداد کی مخالفت کروں گا۔

قاضی حسین احمد: افسوس کیوں کرتے ہو؟

مولانا کوثر نیازی: میں افسوس کرتا ہوں اس لئے کہ میری خواہش ہے کوئی بھی مذہبی مسئلہ جو ہے وہ متفقہ طور پر منظور ہو لیکن میری دانست میں اور اگر میں اپنی رائے کو چھپاتا تو یقیناً خود مواخذے کے قابل ہوتا اللہ کے سامنے میرے دوست نے تو کہا کہ وہ فریاد کریں گے وہاں' واقعہ یہ ہے کہ اگر اس پر ہم یہ رائے نہ دیں میں یہ رائے نہ دیتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں قابل مواخذہ تھا اس لئے میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب جاوید جبار صاحب!

Mr. Javed Jabbar : Sir, while having the greatest possible respect for Mr. Mir Dad Khel, my honourable colleague, and the sentiments expressed by Mr. Qazi Hussain Ahmed, I would like to fully endorse what my honourable colleague Maulana Kausar Niazi has said because I believe that on both sides the sentiments and thoughts have been very adequately expressed. I believe that it is a very sensitive issue and I would request my friend Mir Dad Khel Sahib not to insist on moving this resolution because it would lead to an unnecessary division of opinion. Perhaps he could consider for withdrawing it without considering it in any way a reversal or in any way an opposition from our side. I would request him, therefore, to consider that thing.

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تعطیلات وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت تھیں اور ہر امتی پر یہ لازم ہے کہ رسول اللہ کی سنت کی پیروی کرے بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بدعت نہیں ہوتے۔ اگر آپ اس کو اسلام کے کسی واقعہ سے لنک کریں تو اس میں کوئی قباحت یا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔ ہمارے سامنے خندق کا واقعہ ہے۔ رسول مقبولؐ نے خود یہ امت کو سکھایا کہ مزدوری میں وقار ہے وقت پڑے تو اس بات سے نہ شرمایا جائے کہ آپ کام نہ کریں۔ یہ بھی ایک جہاد ہے سوال یہ ہے کہ ٹھیک ہے جب آپ دن مقرر کرتے ہیں اگر وہ شکاگو کے بجائے ان کے ساتھ کریں تو اس میں قباحت کیا ہے اس میں بدعت کہاں ہے۔ بدعت ویسے ہوگی جب دوسری چھٹی آپ نے بغیر وجہ کے کی ہو۔ اسلام میں جمعہ کے دن بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم نماز پڑھو۔ پھر منتشر ہو جاؤ اپنا روزگار تلاش کرنے کے لئے اور چھٹی تو ہے نہیں مسلمان کا کام حاکم کا ہو یا کسی لیبر کا ہو اس نے اپنا حق مزدوری ادا کرنا ہے۔ اس کے ذہن میں چھٹی کا تصور آنا بھی نہیں چاہئے۔ ہر طرح کے دلائل تو دیئے جا چکے ہیں ایک طرف میر داد خیل صاحب کے دلائل تھے اور ایک طرف مولانا کوثر نیازی کے۔ مولانا کوثر نیازی خود بھی عالم ہیں۔ ان کے علم پر بھی مجھے شک نہیں ہے۔ جو نکتہ انہوں نے واضح کیا وہ بھی صحیح ہے کہ کوئی عبادت اور کوئی چھٹی اس وقت بدعت ہو گی جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ ہوئی ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ جو بدعت ہو چکی ہے وہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط ہے میرا نظریہ یہ ہے کہ اگر ہمیں چھٹی ہی کرنی ہے تو اسے اس کے ساتھ لنک کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا قدم ہمیشہ اس طرف اٹھنا

چاہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم اٹھا ہے۔ تو اس دن کا احترام کرنا اس دن کی تاریخ کو دہرانا مسلمانوں کا اپنے بچوں میں اس واقعہ کا ذکر کرنا' انہیں معلومات دینا اس سے یہ فائدہ تو پہنچ سکتا ہے تاریخ سے وابستگی کے ساتھ جو علم آتا ہے اس کے مطابق کردار بھی بنتے ہیں۔ میں جناب میرداد خیل کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب پروفیسر خورشید۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جناب چیئرمین! ابتدأ میرا ارادہ اس بحث میں بولنے کا نہیں تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ محترم سینٹر جناب عبدالرحیم میرداد خیل کی اس تجویز پر یہ ایوان اپنی مکمل تائید کا اظہار کرے گا لیکن چونکہ اختلافی آراء کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ہمارے محترم بھائیوں کا حق ہے کہ وہ جس بات کو بھی اپنے علم اور صوابدید کے مطابق صحیح سمجھتے ہوں اس کا اظہار کریں اس لئے میں نے بھی ضروری سمجھا کہ اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے چند گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کروں۔

بلاشبہ ہمیں اس مسئلے پر محض جذباتی انداز میں غور نہیں کرنا چاہئے اور پوری دیانتداری کے ساتھ یہ سوچنا چاہئے کہ اصل مسئلہ کیا ہے اور اس پر اس ملک' قوم اور مسلمانوں کے لئے بحیثیت ایک امت کے صحیح اور روش طریقہ کیا ہو سکتا ہے جناب والا! امت مسلمہ کا اصل مقصد ایک خاص نظریئے ایک خاص عقیدے ایک خاص تہذیب ایک خاص مسلک اور ایک خاص پیغام کا علمبردار ہونا ہے یہ امت محض کسی ماضی کے ورثہ کی پوجا کرنے کے لئے وجود میں نہیں آئی بلکہ ایک مشن کی علمبردار ہے۔ قرآن نے اس بات کو بہت صاف انداز میں کہا ہے کہ تم وہ بہترین امت ہو جو ساری انسانیت کے لئے بھیجی گئی ہو۔ اور تمہارا کام یہ ہے کہ تم معروف کا حکم دیتے رہو برائیوں سے روکتے رہو اور یہ کام تم اس لئے کرتے رہو کہ تم اللہ پر ایمان رکھنے والے لوگ ہو۔

یہ دراصل ہماری شناخت' ہمارا اصل' ہمارا تشخص' ہمارا مشن اور ہمارا رول ہے۔ یہ کام ہمیں ہر میدان میں انجام دینا ہے۔ عبادات کے اندر بھی' معاملات کے اندر بھی' معاشیات کے اندر' بھی خاندانی زندگی میں بھی' معاشی زندگی میں بھی اور سیاسی زندگی میں بھی۔ نماز اور روزہ اس سے پہلے بھی تمام امتوں میں تھا۔ اور ان امتوں کو تعلیم دینے والے بھی اللہ کے نبی ہی تھے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شکل میں جن احکام کے ساتھ جن تفصیلات

کے ساتھ ہمیں یہ عبادات بتائیں ہمارا تشخص ان عبادات سے ہے لیکن یہ امت محض عبادات تک محدود نہیں عبادات بھی یہاں اس لئے ہیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑیں اور دوسری طرف اپنے آپ کو ایک انقلابی رول کے لئے تیار کریں اس لئے نماز کے لئے کہا گیا ''ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء و المنکر '' یہ تم کو فواحش سے روکنے والی چیز ہے

جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ امت کا ایک مشن ہے اور ہر چیز کو امت کے اس مشن کے ساتھ متعلق اور مربوط ہونا چاہئے۔ یہ مشن اسی وقت ادا کیا جا سکتا ہے جب آپ دوسروں کی اندھی تقلید کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے نظریاتی، تاریخی اور اخلاقی مشن کی مناسب سے اپنی ہر چیز ترتیب دیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں گے کہ بہت سی چیزوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ماضی کی چیزوں سے مسلمانوں کو ممیّز کیا۔ کیوں؟ حالانکہ اس میں کوئی غلط چیز انوالو نہیں تھی۔ لیکن کہا گیا ہے کہ اگر تم عاشورہ کو روزہ رکھو تو صرف دسویں کا نہ رکھو بلکہ نویں دسویں یا دسویں گیارہویں کا رکھو۔ تو اس امت کا ایک جداگانہ تشخص ہے۔ وہ چیزیں بھی جو مباح کے دائرہ میں ہیں اگر ان میں ایسا کوئی کام کرنا ہے تو اپنے تشخص کے ساتھ کرنا ہے۔ اس انداز میں نہیں کہ محض دوسروں کے مقلد بن کر رہ جائیں۔

اس پر اگر آپ غور فرمائیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ آج کل کے دور میں جب کہ امت مسلمہ دوبارہ اپنے عالمی نظریاتی رول کو اختیار کر رہی ہے آج مسلمان دوبارہ پوری دنیا میں اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ دور جدید نے جو تہذیبیں قائم کی ہیں خواہ وہ سرمایہ دارانہ تہذیب ہو یا اشتراکی تہذیب ہو، ان کے مقابلے میں اپنے تشخص کی بنیاد پر اپنا مستقبل تعمیر کریں۔ اس کا اظہار ہمیں زندگی کے ہر میدان میں کرنا ہوگا۔ یہی بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات صرف محدود مذہبی مراسم تک ہی نہ رہے بلکہ ہر معاملہ میں ہمیں اپنے جداگانہ تشخص کا اظہار کرنا ہے۔

جہاں تک یوم مئی کا تعلق ہے اس کے دو پہلو ہیں ایک پہلو یہ ہے کہ ایک خاص واقع ایک خاص وقت میں ہوا اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مزدوروں نے اپنی مظلومیت اور اپنے حقوق کے اظہار کے لئے انتظامیہ سے اپنی جنگ و جدل کے اظہار کے لئے اس موقع کو استعمال کیا۔ اور اس کے بعد یہ بات غالباً، جہاں تک میں نے ان معاملات کا مطالعہ کیا ہے خاص طور پر اس کو سوشلسٹ تحریک نے ساری دنیا میں استعمال کیا۔ خصوصیت سے سیکنڈ انٹرنیشنل، تھرڈ

انٹرنیشنل اور پھر کمیونسٹ انٹرنیشنل ' ان تینوں تنظیموں نے باقاعدہ اس کو اپنے عالمی پروگرام کا حصہ بنایا اور خواہ وہ اشتراکی ممالک ہوں یا غیر اشتراکی ممالک ' سوشلسٹ انٹرنیشنل کے ریزولیوشن کے طور پر یہ celebration ساری دنیا میں رائج ہوئی۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ مزدور کی عظمت اس کے حقوق کا تحفظ ' اور دوسرا ایک خاص بین الاقوامی پس منظر جس میں یہ دن منایا گیا اور پچھلے تقریباً سو سالوں سے اس کو منایا جارہا ہے

جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ دونوں میں تمیز کرے۔ جہاں تک مزدور کے حقوق کا تعلق ہے اس کی عظمت کا تعلق ہے۔ ہم دوسروں سے کہیں زیادہ اس کے قائل ہیں۔ اور ہمارے ہاں یہ راستہ ' تصادم کا راستہ نہیں ہے۔ جس کی عکاسی شکاگو کا واقعہ کرتا ہے۔ اور یہ نہ وہ تصادم ہے جو آج ساری دنیا میں جاری ہے۔ ہمارے ہاں اس کے مقابلے میں مزدور کی عظمت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے پیدا ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہاتھ جو محنت کرتے ہوئے سیاہ ہوتا ہے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ ہمارے ہاں وہ تصادم نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اسے سینے سے لگا کر اسے اس کے صحیح مقام تک پہنچانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم فرق کریں اس بات میں کہ ایک طرف مزدور کی عظمت کے بارے میں ہمارے یہ جذبات اور ہمارے موقف کا اظہار ہے۔ اور دوسری طرف وہ مخصوص بین الاقوامی تحریک ہے۔ ہم ایک نظریاتی ریاست اور ایک امت مسلمہ کی حیثیت سے کیا ہم اس سے اپنے آپ کو وابستہ کریں اور اپنے آپ کو identify کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس سے اپنے آپ کو disengage کریں۔ یہ disengage کرنا ہمارے بین الاقوامی رول کا ایک حصہ ہے۔ یہاں بدعت کی بات لائی گئی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دینی حیثیت سے ایک بہت ہی کمزور دلیل لائی گئی ہے بدعت کی جو تعریف فقہاء نے کی ہے وہ یہ ہے کہ مذہب میں ' دین میں ' کسی ایسی بات کا اضافہ بحیثیت ایک شرط دین کے بحیثیت ایک حصہ دین کے جو دین میں شامل نہیں تھی۔ یہاں کوئی یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ دین میں اضافہ کیجئے۔ دین میں تبدیلی کیجئے یا کسی چیز کو دینی اعتبار سے کسی چیز میں شامل کر لیجئے۔ بدعت پر ساری بحث دراصل اسی بنیاد پر ہے ہم یہ بات کہہ رہے ہیں کہ اپنے سماجی اظہار اپنے معاشرتی اظہار اپنے بین الاقوامی اظہار کے لئے آپ وہ دن وہ مواقع استعمال کیجئے جن کا کوئی تعلق آپ کے تمدن سے آپ کی تاریخ سے آپ

کی روایات سے ہے۔ اس سے دین میں نہ کوئی اضافہ ہوتا ہے اور نہ کوئی کمی ہوتی ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جارہا کہ آپ غزوہ خندق منائیے یوم خندق منائیے۔ حالانکہ یہ کیا گیا ہے یوم فرقان منایا گیا ہے۔ میلاد النبی منایا گیا ہے۔ حضرت امام حسین کے شہادت کے دن کو منایا گیا ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن آپ کو جاننا چاہیئے کہ بدعت ایک مخصوص دینی اصطلاح ہے۔ اس کا اطلاق مخصوص معاملات کے لئے ہوتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ آج مزدور کی عظمت کے اظہار کے لئے آیا ہم بھی وہی زبان وہی دن ' وہی تاریخ ' وہی روایات استعمال کریں جو سیکولر دنیا میں کی گئی ہیں یا ان سب سے ہٹ کر ' ہم خود اپنی ہی روایات قائم کریں۔ اپنی تاریخ سے سبق لیتے ہوئے ' اپنے لئے ہم کوئی دن مقرر کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اور چونکہ یہ ایک مزدور کی طرف سے آئی ہے مزدوروں کے رہنما کی طرف سے آئی ہے۔ اس لئے ہمیں بڑی خوش دلی سے اس کو ویلکم کرنا چاہیئے ' اس کی تائید کرنی چاہیئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ مزدور کے عظمت کے دنوں کو منایا جائے لیکن اس میں ہم اپنی تاریخ سے سبق لیتے ہوئے اپنی تاریخ کے واقعات inspiration سے لیتے ہوئے اس کام کو انجام دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ہمیں خوش ہونا چاہیئے ہمیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور اس ایوان کو متفقہ طور پر اس تجویز کو پیش کرنا چاہیئے ان الفاظ کے ساتھ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Mr. Javed Jabbar : May I speak very briefly for the second time Sir, with your indulgence. With full respect for the knowledge that my colleagues have of religion, I would however, like to submit that from what I understand of Islam, it is also enjoined upon Muslims to co-ordinate and to co-operate with other human beings upon this planet and by that logic Sir, I think we may appropriately use this as a precedent. There are number of other days in which all the people of world signify their common commitment to various issues, whether it is international peace day, international disarmament day, international children day. Now, it will become very impractical for Pakistan as a member of the United Nations to start disassociating itself with a significant contribution and commitment to the total global community. It

will not take away our role as Muslims and as an Islamic Society, if we continue to fulfil those functions.

The reference has been made to Chicago, to America and to other countries, may I submit Sir, that we as Muslim country continue not just continue, we want foreign aid by the billions of dollars from our beloved friends from the United States and from communist countries. We want to support the United States even though it supports, in turn, Israel, which is the most anti-muslim state in the World and yet when it comes to signifying our commitment to international labour and struggle we want to give the reference of United States being a foreign country. It has nothing to do with the United States or Soveit Union. We are talking here of being members of the total human community of which we Muslims are one part and, therefore, I would submit, Sir, that my earlier observations are still valid.

مولانا کوثر نیازی: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کام کیا تو کیا یہ سنت کی پیروی ہوگی کہ جس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹانیں توڑیں اور کام کیا اس دن ہم چھٹی کریں۔ کیا یہ سنت کی پیروی ہوگی۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ چھٹی کی بات نہیں ہے یہ لیبر ڈے کی بات ہے۔ مزدور کی محنت کی عظمت کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: شہزادہ برہان الدین صاحب!

شہزادہ برہان الدین مجاہد: جناب میں اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام ایک ہمہ گیر دین ہے۔ تمام دنیا کے لئے ہے اور یہ قرآن رحمتہ اللعالمین بن کر ہم لوگوں کے لئے آیا ہے لہٰذا میں آپ سب سے یہ عرض کروں گا کہ جیسے کہ میرے کچھ دوستوں نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو دنیا سے علیحدہ بھی نہیں کر سکتے ہیں ہم لوگوں کو دنیا کے ساتھ رہ کر اسلام کی بڑائی کے لئے کوشش کرنا ہے۔ لہٰذا یہ چیز ہم مسلمانوں کے دل میں ہونی چاہیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس dignity of labour day کو شوریٰ میں بھی اٹھایا گیا تھا۔ اور مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا تھا اس کے بارے میں اٹھایا گیا تھا تو اس وقت بھی تمام اراکین نے یہی کہا تھا کہ ہم سب کو چاہیئے کہ ہم دنیا سے

اپنے آپ کو جدا نہ کریں اور تمام دنیا کو اسلام کی طرف رجوع کرانے کے لئے ہمیں ضرور ان لوگوں کے ساتھ ہم آہنگی سے چلنا ہے۔

میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو یوم مئی جو منایا جاتا ہے جیسے میرے دوستوں نے کہا یہ لیبر کے ساتھ ہمدردی کے سلسلے میں منایا جاتا ہے تو چونکہ وہ اس دن منایا جاتا ہے لہٰذا اس میں کسی قسم کا ردوبدل یا خود کو دوسروں سے علیحدہ نہیں کرنا چاہئے مگر جیسا کہ میرے بھائی نے کہا ہمیں لوگوں میں اسلام پھیلانے کے لئے ایک الگ دن یوم مئی کے علاوہ کسی دن کو مزدوروں کی عظمت کے واسطے منانا چاہئے یہ ضروری ہے اور اگر ہم یہ کریں تو بہت اچھا ہو گا مگر اس دن کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ ہمیں دنیا کے ساتھ رہ کر آگے جانا ہے اور اسلام کی طرف لوگوں کو رجوع کرانا ہے اور پہلے ہی ہمارا ملک isolated ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو نہیں کرنا ہے تو اس لئے میں تو یہی عرض کروں گا کہ ہم اس دن کو اپنے طریقے سے اسلامی طریقے سے منائیں مگر یوم مئی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب میرداد خیل! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ میرے خیال میں وقت تنگ ہو رہا ہے اور کورم بھی پورا ہے یا نہیں تو بہتر یہ ہو گا کہ اس بحث کو دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیں۔ بحث کو جاری رکھتے ہیں، اس میں میرا کوئی حق نہیں ہے کہ میں اس میں مداخلت کروں لیکن ایک دو چیزیں ہیں جن کے اوپر اظہار خیال ہوا ہے ان کی مناسبت سے آپ کو عرض کر دوں کہ ایک ریڈ کراس سوسائٹی تمام دنیا کی الگ تھی پھر بھی مسلمانوں کے الگ تشخص کے لئے ایک کریسنٹ سوسائٹی آرگنائزیشن بنی جو اچھے طریقے پر کام کرتی ہے دوسرا یہ ہے کہ دنیا سے isolate ہونے کا یہ جو مسئلہ ہے یہ صرف پاکستان کا نہیں ہے یہ پورے اسلام کا ہے مسلم امہ کا ہے تو یہ قرارداد اگر ہم یہاں منظور بھی کریں اور باقی مسلمان اگر ہمارے ساتھ شریک نہ ہوں تو جو تصور پروفیسر خورشید صاحب نے بڑی وضاحت سے مسلم امہ کا پیش کیا ہے کہ کیا ان کا کردار ہونا چاہئے اور وہ کس طریقے پر اس دنیا میں اپنی زندگی بسر کریں تو ممکن ہے کہ اس طرح کی قرارداد اگر ہم آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز میں اٹھائیں کہ اس کی وسیع تر application ہو اور اگر وہ وہاں پر منظور ہو جائے تو میرے خیال میں ہم نے دنیا سے کٹیں گے بلکہ ایک اتحاد کا اظہار ہو گا مسلم امہ کے ساتھ، مسلم identity اور تشخص بھی الگ ہو

گا۔ اور مثال اس کی جیسے ہماری ریڈ کریسنٹ سوسائیٹیز ہیں بمقابلہ ریڈ کراس سوسائٹیز کے اس طرح کی ایک چیز بن سکتی ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو اگر ہم ملتوی کر دیں اور یہ بحث جاری رکھیں۔ ....

قاضی حسین احمد: میں یہ تجویز کروں گا کہ یہ سینٹ اپنے ریزولیوشن کی حیثیت سے اس کو او آئی سی کے لئے ریکومنڈ کر دے۔

جناب چیئرمین: وہی میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں پر میں اس کو ٹھیک کر رہا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ یہ میرا حق نہیں ہے۔ یہ آپ صاحبان کا حق ہے تو اس بحث کو جب دوسرا پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے گا' تو اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہاں پر میں نے بعض وزیروں کو دیکھا ہے observe کیا ہے۔ کہ انہوں نے کورم کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔

قاضی حسین احمد: میں نے observe کیا ہے۔ خود لوگوں کو بلایا ہے اشارے کئے ہیں کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ میری ریزرویشن ہے۔

جناب چیئرمین: یہ صحیح نہیں ہے۔ کسی کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہئے۔

قاضی حسین احمد: نیت کی بات نہیں ہے میرے مشاہدے کی بات ہے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب ہم نے تو کہا ہے کہ ممبران کو لے کر آئیں تاکہ کورم پورا رہے ہم نے توڑنے کی کوشش نہیں کی بلکہ کچھ اور دوستوں کو بلایا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں' نظر یہ آتا ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے کے بعد اکثر حضرات بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں میرا مشاہدہ یہ ہے۔

(So the House is adjourned to meet at 10.00 A.M. tomorrow.)

[The House adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Monday, February 3, 1986.]

PCPPI–2303(86)/Senate–8-3-1987–300.